



سرکاری رپورٹ

سترھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ کیم جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	وفقہ سوالات	۶
۳	رضخت کی درخواستیں	۳۰
۴	غیر سرکاری کارروائی۔ قراردادیں	۳۱
۵	(i) قرارداد نمبر ۲۸ می جانب مولانا نصیب اللہ پی ایسیکر۔	۵۷
۶	(ii) قرارداد نمبر ۳۷ می جانب میر محمد عاصم کراچی پی اے۔	۵۸
۷	(iii) مشترک قرارداد نمبر ۳۷ میں	۶۱۴
۸	مجانب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار محمد اختر میں گل	۲۳
۹	مشترک تحریک التوانہ نمبرے پر عام بحث	۲۸
۱۰	گورنر کا حکم نامہ باہت برخواشگی اجلاس	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ستر ٹھواں اجلاس مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۹ء برطابن ۱۶ اربيع الاول ۱۴۱۹ھ بھری بوقت ۱۱ بجھر ۳۵ منٹ پر زیر صدارت جناب ذپی امینگر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی بال کوئے میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن باک و ترجمہ

ii

مولانا عبد المتنبی اخوندزادہ

جامعة العلوم

الْمَهْدَى لِكُلِّ أَكْتَبٍ لَرَبِّيْ فِيهِ هَدَى لِلْمُعْتَقِيْنَ الَّذِيْنَ لَيُؤْمِنُوْنَ بِالْعَيْبِ
وَلَيَقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِنَارَزَفَتْهُمْ يُنْفِقُوْنَهُ وَالَّذِيْنَ لَيُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزَلَ
إِلَيْكَ وَمَا أُنْزَلَ مِنْ كُلِّكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَهُ

ترجمہ - یہ الف 'لام' میم ہے یہ کتاب الہی ہے، اس کے کتاب الہی ہونے میں کوئی نک
خیں، ڈایٹ ہے خدا سے ذریعے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو طبیب میں رحیے ایمان
لائے، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم لے ان کو بخواہے اس میں سے فرق کرتے ہیں۔ ما
علیہما اللہ الیل رغ

جناب ڈپٹی اسپیکر: وفقہ سوالات سوال نمبر ۵۹۰ ڈاکٹر تاراچند صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۵۹۰ ڈاکٹر تاراچند:

کیا وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے، کہ محدث مذکورہ سال ۱۹۹۸ء کے دوران کل کتنی اسکیمات چل رہی تھیں اور ان سے کون کون سے علاقوں کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ نیز محدث مذکورہ نے کوئی شہر میں پانی کی فراہمی کیلئے سال ۹۹-۹۸ء کے بحث میں کس قدر رقم فراہم کی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پی۔ اچ۔ ای کے ساتھ کل ۱۰۰ اسکیمیں ہیں مذید تحریر ہے کہ سال ۹۸ کے دوران مطلع کوئی محکمہ پی۔ اچ۔ ای کے ساتھ کل ۱۰۰ اسکیمیں ہیں مذید تحریر ہے کہ سال ۹۸ کے دوران مطلع کے نواجی علاقوں میں جو اسکیمات چل رہی تھیں یا جن علاقوں کو پانی فراہم کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسکیم	واہر پلک ای اسکیم
۱۔	کلی اوڑ کاریز نزد مٹیلاست ٹاؤن	کلی اوڑ کاریز نزد مٹیلاست ٹاؤن
۲۔	کلی نیک محمد سریاب	//
۳۔	کاکڑ کالوںی نزد مٹیلاست ٹاؤن	//
۴۔	برچ کالوںی	//
۵۔	مری تختانی ایسٹرن بالی پاس	//
۶۔	کلی غلام جان سریاب روڈ	//
۷۔	کلی گما اوسریاب روڈ	//
۸۔	کلی بنگھری سریاب روڈ	//
۹۔	کلی علی زلی سریاب روڈ	//
۱۰۔	کلی شاہ نواز سریاب روڈ	//

کلی محمد حسن نزد کشم	//	-۱۱
میاں غنڈی مسٹو گر روڈ	//	-۱۲
پنجابی	//	-۱۳
چیو جدید کرانی روڈ	//	-۱۴
کچھی بیک سریا ب روڈ	//	-۱۵
کلی عبیب سریا ب روڈ	//	-۱۶
قمرانی ۱	//	-۱۷
قمرانی ۱۱	//	-۱۸
پر کافی آباد سریا ب روڈ	//	-۱۹
ابراهیم زئی بروری روڈ	//	-۲۰
حق آباد غریب آباد سریا ب روڈ	//	-۲۱
کلی سمنی	//	-۲۲
کلی چشمہ اچوزی	//	-۲۳
سمنگھی	//	-۲۴
خیزی ۱	//	-۲۵
کلی گل محمد	//	-۲۶
خروٹ آبادا	//	-۲۷
ملیری ناصران	//	-۲۸
ترین شہر	//	-۲۹
شیخ ناندہ	//	-۳۰
کچلاک ۱۷ //	//	-۳۱

منہاس گلی	//	-۳۲
الہاس گلی	//	-۳۳
کلی عمر	//	-۳۴
ناصران	//	-۳۵
نواکلی	//	-۳۶
کلی حضرت گل	//	-۳۷
کلی کوتوال	//	-۳۸
کلی خلیجی آباد	//	-۳۹
کلی میرانی آباد	//	-۴۰
کلی سرو غڑگنی	//	-۴۱
کلی کرک	//	-۴۲
کلی خانیزی آنبرگ	//	-۴۳

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ کوئی شہر میں پانی کی فراہمی کی ذمہ داری محکمہ پبلک ہیلتھ نجیفر گنگ پر عائد نہیں ہوتی اسکا انتظام محکمہ Wasa, B, PHE کے پر دے ہے محکمہ روول علاقوں میں پانی فراہم کرتا ہے۔ روول علاقوں میں ۱۹۹۸ء کے لئے جن اسکیمات کیلئے جو رقم مختص کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ منصوبہ آب خوشی	سریاب مل کالونی کوئٹہ	۹،۵۲،۰۰۰ روپے
۲۔ //	کلی سال آباد شخخ مانندہ کوئٹہ	۷،۹۳،۰۰۰
۳۔ //	کلی خالق آباد کوئٹہ	۵،۰۰،۰۰۰

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۶۰۸ عبد الرحیم خان مندوخیل۔

X ۶۰۸ عبد الرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ نجیفر گنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۷ سے ملک متعلقہ اور اس سے ملک محکموں / اداروں کے بیشول وزیر کن کن آفیسران اور اہل کاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہل کاران کے نام و عبده فراہم کروہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعدہ تاریخ الائچت اور دیگر ضروری کو اونٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ گاڑی (POL) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ:

جواب خیتم ہے لہذا اسکلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہاں جو وزیر صاحب نے گاڑیوں کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بھی ان کے پاس گاڑیاں ہیں۔

اسد بلاوج وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: جو تفصیل دی ہے اس کے علاوہ گاڑیاں نہیں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیوں ایف نمبر سات ہزار آٹھ سو ایکس اور پندرہ سو بھر یہ آپ کے پاس ہیں؟

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: جو جواب میں ہم نے کہا ہے ہمارے پاس یہ گاڑیاں ہیں جو ریکارڈ میں ہے اس کے علاوہ نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۶۲ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۶۲۷ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۱۹۹۸-۹۹ کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے ملک متعلقہ اور اس سے ملک محکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکم / پروجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ ایکم / پروجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکم / پروجیکٹ کے کام کا کمل کروہ فیصلہ حصہ، تاریخ

اشتہار نینڈر بمعنام ملکیت (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تھج تھخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکم اور پراجیکٹ وغیرہ کا حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے دوران شروع کئے گئے ملکیت متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکم / پراجیکٹ تھکیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع و تفصیل دی جائے۔

مسٹر اسد بلاوج وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

اس معاملے میں عرض ہے کہ سوال ہذا انتہائی ضخیم ہے کہ اس کا جواب بنانے کیلئے طویل مدت درکار ہے۔ ذیلی اداروں سے تفصیل طلب کی گئی ہے۔ تا کہ مکمل جواب تیار کیا جاسکے جوں ہی معلومات حاصل ہوں گی۔ ایوان کے سامنے پیش کردی جائیں گی۔ جناب اس کا جواب ملکیت نے تفصیل سے نہیں بنایا ہے اس کو موڑ خرکر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپلکر: اس کا جواب ملکیت نے تفصیل سے نہیں بنایا ہے اسکو موڑ خرکر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپلکر: سوال کو موڑ خرکر کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۶۲۱ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیم جولائی ۹۹۸ء سے تا حال ملکیت متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان میں اسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی مکانات و دیگر تربیتی کو سزا مطلوبہ الیت تاریخ اشتہار بمعنام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہنده امیدواروں کے نام بعد ولذیت، پنڈ، ضلع رہائش تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت مکمانہ و دیگر کو رسز نیز تاریخ و مقام انتزاعیونکنندہ کمیٹی کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۹۹۸ء سے تا حال ملکیت متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے

نام بمعہ ولدیت پر، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، قلیلی الیت محکمانہ و دیگر ترتیبی کو رسز کی تفصیل، نیز تاریخ انترو یو حاکم / انترو یو کنٹنڈہ کمپنی تاریخ بھرتی گریدا اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

مسٹر اسد بلوج وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جواب فتحم ہے لہذا اس بیلی لابریری میں ملاحتہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب کوئی خصیٰ نہیں ہے۔ اگلا سوال سردار سترام سنگھ دریافت فرمائیں۔

X ۳۴ سے سردار سترام سنگھ:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

سال ۹۸-۹۷ اور ۹۹-۹۸ کے دوران ایم۔ پی۔ اے (M.P.A) حضرات کو کتنی مایت

کی کس قدر اسکی میں کہاں کہاں دی گئی ہیں، تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جواب فتحم ہے لہذا اس بیلی لابریری میں ملاحتہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی خصیٰ نہیں ہے۔

X ۳۵ سے سردار سترام سنگھ:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۳۰ جون ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء کے دوران حکم متعلقہ میں گریٹر ایکسٹرمنیٹر بھرتیاں ہوئی ہیں۔

تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

نمبر شمار	نام	عہدہ	گرید	ضلع	کیفیت
۱۔	دوسٹ محمد ولد	سینز کلر	۷	صلح خضدار	بذریعہ اخبار مشہر کیا حاجی محمد امین چیف انجینئرنگ ساؤچی گیا اور اکنے بعد بھرتیاں عمل لائی گئی۔

- ۱۔ ناصر علی ولد محمد عیسیٰ = احمد رہنگر
- ۲۔ محمد اختر ولد عبدالرشید استاذ = روزنامہ مشرق اور روزنامہ انتخاب مورخہ
- ۳۔ عبدالرشید ولد عبدالرحمن = ۹۸-۱۰-۱۹ کو مشتہر ہوئی
- ۴۔ فتح اللہ ولد نذیر احمد ٹریسر = ۵
- ۵۔ طارق محمود ولد ذرا فشیم = " "
- ۶۔ عبدالکریم سکندر علی ولد محمد عمر = ۱۱
- ۷۔ سلطان محمد ولد بہیڈولر = ۱ پی۔ انج۔ ای۔ ذی امیدوار کے والد کی فوتیگی
- ۸۔ نواز احمد نصیر آباد کی صورت میں تقریبی عمل میں لائی گئی۔
- ۹۔ دین محمد ولد پیر محمد جونیز کرک = ۵ چیف انجینئر نارتھ پی۔ انج۔ ای۔ ذی
- ۱۰۔ ارباب خان ولد بہیڈولر = ۱ پی۔ انج۔ ای۔ ذی امیدوار کے والد کی فوتیگی
- عبدالرزاق ذویرین نصیر آباد کی صورت میں تقریبی عمل میں عمل میں لائی گئی
- جناب ذی پی اپنے کوئی تمنی نہیں ہے۔ اگلا سوال میر محمد اسلام پیچی دریافت فرمائیں۔
- X ۵۳۷ میر محمد اسلام پیچی:

کیا وزیر پبلک ایلٹھ انجینئر نگر از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ دوست ہے کہ محمد ہذا میں دیگر محمد جات سے XEN SDO اور XEN بطور مستعار پر لے گئے ہیں۔ Deputation

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے تمام XEN اور SDO کے نام معاہد مکمل جات اور تعلیمی قابلیت کیا ہے اور اس وقت کہاں تعینات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ ہڈا میں دو ملازم محکمہ صنعت و حرفت اور اسی اینڈ ڈبلیو سے لئے گئے ہیں درج ذیل افراد محکمہ بند میں (Deputation) پر ہیں، جن کے نام و کوائف درج ذیل ہیں۔

نام	محکمہ	تعیناتی	تعلیمی قابلیت	جاۓ تعیناتی
ڈاکٹر سعید احمد بلوچ	صنعت و حرفت بلوچستان	گرجویت پیرویم	ایمس۔ ایس۔ ای	ڈاکٹر سعید احمد بلوچ
احمد جان بلوچ	سی اینڈ ڈبلیو	گرجویت سول انجینئر	ڈاکٹر سعید احمد بلوچ	ڈاکٹر سعید احمد بلوچ
			ڈاکٹر سعید احمد بلوچ	ڈاکٹر سعید احمد بلوچ

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی ہاں خسلک ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی شخصی سوال ہے دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلم پچکی: جناب اس میں ہے ڈاکٹر سعید احمد بلوچ کو ڈپٹیشن پر لیا گیا ہے انڈسٹری سے ہے ان کی تعلیمی قابلیت گرجویت پیرویم ہے۔ ایمس ایس سی حالانکہ یہ پوسٹ سول انجینئر بہت ہیں کیوں آپ نے اسے تعینات کیا ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اس کی ضرورت محسوس کی جنی اس لئے لائے ہیں یہ پی انج ڈی ہیں یہاں اس کا کام ہوتا ہے اس لئے بلا یا ہے۔

میر محمد اسلم پچکی: جناب جب ڈپٹیشن سے یہ ہوتا ہے کہ اس سے دو پوسٹ خالی ہوتے ہیں کیوں نہ آپ اپنے محکمے سے لیا؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: کیونکہ ہمارے اپنے محکمے کی انجینئر ڈپٹیشن پر گئے ہوئے ہیں آسامی خالی تھی۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ان کے مکھے میں کمی انجینئر بے کار بیٹھے ہوئے ہیں جن کو اوایس ڈی رکھا گیا ہے ایک شخص جس کا تعلق صنعت سے ہے اس کو اسی جگہ پر لانے کا کیا تعلق ہے دوسرا احمد جان بلوچ جس کا تعلق سی ایئڈ ڈبلیو سے ہے اس پر یمند نت انجینئر میکنری کل کوئی کیوں رکھا گیا ہے اس کو اپنے مکھے میں کیوں پوست نہیں دی گئی ہے۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: میں نے پہلے کہا ہے کہ ہمارے مکھے سے کچھ دمرے مکھے میں گئے ہوئے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ اوایس ڈی کا ہتارہ ہے ہیں اس کے لئے فریش سوال کریں تو ہم جواب دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: اگر ان میں قابلیت نہیں ہے تو ان کو اوایس ڈی کیوں رکھا گیا ہے وجوہات کیا ہیں کیا تمام کے خلاف انکو اڑیاں ہیں اوایس ڈی کتنے ہیں۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ: اوایس ڈی ہیں انکے خلاف انکو اڑی ہے۔

سردار اختر مینگل: فریش کیوں چون نہیں جناب اپنے سوال کا جواب اسی سے ہے کہ ان کو کیا ان کی قابلیت اتنی نہیں ہے تو اس کو OSD رکھنے کا فائدہ گیا ہے ان کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تنخواہ دینے کا مطلب کیا ہے لوگوں کا اتنا بڑا سرمایہ ضائع کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

میرا سداللہ بلوچ (وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ): جناب ہم نے اس لئے کہا ہے کہ آپ کو مکھے کے بارے میں پتے نہیں۔ کچھ ایسے بندے ہیں ان کے خلاف انکو اڑیاں ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: تو تمام OSD جو آپ کے بیٹھنے ہوئے ہیں ان کے خلاف انکو اڑیاں ہیں۔

میرا سداللہ بلوچ (وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ): تمام کا مقصد آپ کا جناب اپنے صاحب کتنے ہیں۔ بہت بندے ہیں ہمارے۔

سردار محمد اختر مینگل: OSD کتنے ہیں اس وقت آپ کے پاس۔

میرا سداللہ بلوچ (وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر نگ): دو ہیں جناب۔

سردار محمد اختر مینگل: دونوں کے خلاف انکو اڑیاں چل رہیں ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر مگ): جی ہاں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال ہے سربراہ الرحیم خان مندوخیل صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۶۰۹ مسٹر عبد الرحمن خان مندوخیل صاحب:

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کم جولائی ۱۹۹۱ء سے محلہ متعلقہ اور اس سے نسلک محکموں / اداروں کے شمول وزیر کن کن آفیسران اور ہمکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں ان آفیسران اور ہمکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الائمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع و تفصیل کیا ہے۔

(ب) کم جولائی ۱۹۹۱ء سے تا حال نذکورہ ہر گاڑی کے (POL) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ

جواب صفحہ ہے لہذا اسکلی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: جب اس میں پہلا سوال میرا یہ ہے کہ یہاں فشنر صاحب کے نام پر دو گاڑیاں ہیں صحیح ہے 1572 QAE 7821 QAE صحیح ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ): جناب اسکیکر ہمارے روکارڈ کے مطابق ان کے نام پڑیں۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: ہیں

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ): جی۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: صحیح ہے اب یہ آپ دیکھیں نمبر ۵ اپنے پر نمبر ۱۸ پر یعنی پانچ لاکھ پینتالیس ہزار خرچ ہمارے سینکڑوزیر صاحب کے صرف رپہر کا اور پھر ہمارے ہیلتھ فشنر صاحب کے رپہر کا پانچ لاکھ پندرہ ہزار ہے اور پھر ہمارے ایکشن فشنر صاحب کے رپہر کا چھ لاکھ اور اس کے ماتحت فشنر

ریونوکا چھ لاکھ چالیس ہزار باتی یہ تین لاکھ والے پر تو ہم نے شکر کر دیا یہ رپورٹ میں ذرا پھر صاحب Please معافی چاہتا ہوں ایسے ہی آپ کی توجہ دلا رہا ہوں۔ ہاں یہ بات صحیح ہے بالکل صحیح ہے آپ نے کہا یہ ہمارا چیف منیر صاحب پھر اس کا جواب دیں گے اور پھر ۸۰ پر ایک اینو بس اس کے تبل کا خرچہ ۲۶ لاکھ ۳۱ ہزار آنھوں سے ہے بہت زیادہ خرچ اس کی آپ نے انکو اسی کی ہے بحیثیت منیر کے بھیت انجام رکھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی انکو اسی ہوئی ہے۔
سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاً و امور انتظامیہ): جناب والا جہاں تک گاڑیوں کی رپورٹ کا سوال ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: میں نے صرف نشاندہی کی رپورٹ اور پیروں۔
سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاً و امور انتظامیہ): جناب اسپیکر صاحب تو اس میں آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں بہت دور دراز علاقہ ہے اور گاڑیاں بہت پرانی ہیں وہ دن سال پرانی گاڑیاں ہیں آج کل Maintenance کا خرچہ جو ہے وہ بہت زیادہ رہ گا اور فیول کا بھی خرچ زیادہ ہوتا ہے سفر لیتے ہیں وزراء صاحبان کے دورے ہوتے ہیں اس وجہ سے اخراجات بڑھ گئے ہیں حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہو گے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: یعنی آپ بحیثیت گورنمنٹ اس سے مطمئن ہے کہ اتنا جو خرچ ہے رپورٹ کا اور اتنا خرچ تسلیم کا گاڑیوں پر جو آپ کر رہے ہیں یہ صحیح ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاً و امور انتظامیہ): جہاں تک اس قدر ہے بے دریغ خرچ ہے اس پر میں مطمئن نہیں ہوں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کیونکہ گاڑیاں تاقابل استعمال ہو چکی ہیں اور Un Economical ہے چل نہیں سکتی ہیں اس لئے لاکھوں روپے ان پر خرچ ہوتے ہیں یہ کیفیت میں بھی سوال اٹھایا گیا تھا کہ گاڑیاں چلنے کے قابل نہیں رہی ہیں اور اسی لئے ہمیں یہ جوابات دینے پڑتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اچھا ہے قابل استعمال گازیوں کا اتنا خرچ ہے جناب تو آپ اس پر ایک انکوارری کمپنی اسیلی کی منتخب کیا جائے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازم مہتاً و امور انتظامیہ): یہ تو پرانی گازیاں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں آپ۔ یہ جو میں نے حوالہ دیا مختلف گازیوں کا یہ پرانی گازیاں یعنی بڑے خراب حالت میں ہیں ان پر اتنا خرچ ہے وابے اس کیلئے آپ تیار ہونگے کہ اسیلی کے ایک انکوارری کمپنی بن جائے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازم مہتاً و امور انتظامیہ): جناب اپسیکر میں اس میں بھی عرض کیا کہ گازیاں پرانی ہیں چل رہی ہیں لیکن اتنے لمبے سفر ہیں یہاں سے کوئی مکران تک جاتا ہے کوئی ژوب تک جاتا ہے کوئی نصیر آباد تک جاتا ہے بیلہ تک جاتا ہے تو اتنے لمبے سفر میں گازیوں میں رینپر کا خرچ نہیں کرتے ہیں اور اس وقت مہنگائی میں لیکن اگر ممبر صاحب مطمئن نہیں ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ اس پر کمپنی بھاکر اس میں دیکھا جائے کہ یہ خرچ سمجھ ہوئے ہیں یا غلط ہونے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو میں چیف مفسٹر سے ریکویٹ کروں گا جناب کہ ان کی ایک انکوارری کمپنی بنائی جائے جس میں اپوزیشن نکے لوگ بھی ہوں تاکہ یہ گازیوں کا جو خرچ رینپر کا پڑوں اور تسلی اور اس سے اندازہ لگایا جائے کہ کون لوگ اس میں شامل ہیں وزیر ملازم مہتاً و امور انتظامیہ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب اپسیکر: کوئی ہمنی نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر ۶۲۹ مسئلہ عبد الرحمن خان مندوخیل۔

X

کیا وزیر ملازم مہتاً و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالي سال ۱۹۹۸-۹۹ کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے متعلق محکموں / اداروں میں جاری نئے درمرت اور دیگر ایکسوں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

نیز ترقیاتی وغیر ترقیاتی میں کل کتنی رقم محضیں کی گئی ہے۔

وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ:

ماں سال ۱۹۹۸ء کے سالانہ غیر ترقیاتی بجٹ میں مکمل بذانے سکریٹریٹ بلاکوں ارجمندی کا لونیوں اور دوسرے سرکاری نگلوں کی مرمت میڈیمیس کے لئے مختص مبلغ = ۵،۰۰،۰۰۰ روپے ایک رقم مکملی اینڈ ڈیلیو کے حوالے گردی ہے۔ یہ رقم ہتوسط منظوری مجوزہ کیتی ہر ایسے مرمت خرچ کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی ضمیم نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر ۲۸۲ عبدالرحیم خان صاحب۔

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراو کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ دستور پاکستان کے دفعہ ۱۹۸ کے تحت بھی میں بلوچستان ہائیکورٹ کے ایک نیچ کا قائم عمل میں لانا ضروری تھا۔
- (ب) اگرجز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو آئین کے مذکورہ دفعہ پر آج تک عمل درآمد کرنیکی کیا وجہات ہیں؟

مردار محمد صالح بھوتانی وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ:

جی ہاں۔ حکومت بلوچستان بھی ہائی کورٹ نیچ قائم کرنے میں بہت سمجھدہ ہے۔ ماضی میں بھی میں مناسب جگہ نہ ہونے کے باعث یہ نیچ قائم نہ ہوا کہ۔ حکومت بلوچستان کے مطابق یہ آئینی ضرورت و فاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ البتہ اگر مزید نیچ درکار ہوں تو صوبائی کامیابی کے مشورے سے گورنر صوبائی حکومت کو نیچ قائم کرنے کیلئے کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس نیچ کے قائم کرنے میں زمین، اخراجات، اسافجیے مسائل درپیش ہیں اس لئے حکومت بلوچستان نے باقی صوبوں سے رابطہ کیا ہے کہ وہاں آئینی ضرورت کے تحت قائم ہونے والے نیچ کس طریقہ سے قائم ہوئے ہیں۔ گورنر بلوچستان نے بھی اس ضمن میں وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہے۔ جلد از جلد اس معاملہ پر معلومات حاصل ہونے کے بعد پیشرفت ہو گی حکومت بلوچستان نے اپنے طور پر ۱۱۰ کیڑا راضی برائے قیام ہائی کورٹ بلڈنگ پبلی ہی مختص کر دی ہے۔ اور بلڈنگ کا PC-1 بھی تیار کر لیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی ضمیم نہیں ہے۔ سوال نمبر ۲۹۳؛ اکٹھتا راجند صاحب۔

کیا وزیر ملاز متھا و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ متعلقہ کے زیر اختیار کل کتنی رہائش گا ہیں، بنگلے ہیں اور یہ کن کن وزراء سرکاری آفیسر ان کو کب سے الٹ کی گئی ہیں نیز ان رہائش گا ہوں / بنگلوں کی مرمت اور آرائش پر مالی سال ۱۹۹۷-۹۸ اور ۱۹۹۸-۹۹ء کے دوران کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملاز متھا و امور انتظامیہ:

جواب صفحہ ہے لہذا اسکلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ ٹھنی کوئی سوال ہے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر تارا چندر: نہیں جناب اسپیکر ویسے آج کل اچھی روایت قائم ہوئی ہے کہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے مشرصاجان اپوزیشن کے ارکان کو مطمئن کر لیتے ہیں تو مہربانی کچھ مشرصاجان نے ہمیں مطمئن کر لیا ہے ابھی انتظار میں ہیں کہ ان کا وہ ر Zahl کب لکھتا ہے اس لئے کوئی ٹھنی کیوں کچھ نہیں کر سکتا۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار سترا م سنگھ سوال نمبر ۲۰۷۔

۲۰۷ سردار سترا م سنگھ:

کیا وزیر ملاز متھا و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ماں سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بحث میں محکمہ کے مختلف شعبہ جات کیلئے کل کس قدر رقم رکھی گئی تھی۔

نیز یہ رقم کہاں اور کیسے خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر ملاز متھا و امور انتظامیہ: محکمہ ملاز متھا عموی نظم و نق حکومت بلوچستان

(۱) ماں سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ بحث میں محکمہ ہذا کو سیکرٹریٹ بلاکوں / رہائشی کالوں اور دوسرے سرکاری بنگلوں کی مرمت اور میکینیکس کیلئے کل رقم مبلغ / ۱۵،۰۰۰،۰۰۰ (ایک کروڑ پچاس لاکھ) مختص کی گئی تھی جو کہ محکمہ ہذانے مذکورہ رقم کو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے کر دیا ہے جو بتاویں و منظوری مجوزہ کمیٹی برائے مرمت خرچ کی جاری ہے۔

(۲)

مالی سال ۹۸-۹۹ء کے سالانہ بجت میں ایس اینڈ جی اے ذی فنڈر ہیڈ، بلوچستان ہاؤس اسلام آباد اور وی آئی پی فلائیٹس کیلئے مختلف رقم اور اخراجات کی شعبہ وار تفصیل ذیل ہے۔

<u>شعبہ</u>	<u>مختص رقم</u>	<u>اخراجات ۹۹-۹۸ تک</u>
تندخواہ اور الاؤنسز	۳۳,۳۳۸,۰۰۰/=	۳۳,۳۳۸,۰۰۰/= روپے
گازیوں کی مرمت کیلئے	//	۲,۵۳۹,۰۰۰/=
سندرخچ کیلئے	//	۱,۷۰۰,۰۰۰/=
پیشروں کیلئے	//	۳,۸۲۵,۰۰۰/=
نیل فون کیسیں	//	۲,۵۰۰,۰۰۰/=
وی، وی آئی پی	//	۵,۰۸۷,۰۰۰/=
نیپا کورس	//	۱,۵۰۰,۰۰۰/=
متفرقات	//	۷,۰۱۶,۱۵۸/=
کل رقم	۲۹,۵۱۵,۱۵۸/=	۲۵,۲۷۱,۴۳۹=

فنڈر ہیڈ

<u>شعبہ</u>	<u>مختص رقم</u>	<u>اخراجات</u>
تندخواہ اور الاؤنسز کے لئے	۳۳,۳۳۸,۵۳۳/=	۳۳,۳۳۸,۵۳۳/=
گازیوں کی مرمت کیلئے	۳,۷۹۹,۰۷۰/=	۳,۷۰۰,۰۰۰/=
سندرخچ کیلئے	۱,۷۰۰,۰۰۰/=	۱,۵۰۰,۰۰۰/=
پیشروں کیلئے	۲,۷۰۰,۰۰۰/=	۲,۵۵۵,۵۶۲/=
ٹیلیفون کیلئے	۵,۰۰۰,۰۰۰/=	۳,۵۲۶,۵۳۹/=
گیس کیلئے	۱,۱۰۰,۰۰۰/=	۱,۱۱۱,۰۵۰/=
بجلی کیلئے	۲,۳۱۰,۲۵۶/=	۱,۰۵۵,۸۰۷/=

مترقبات

کل رقم

۲,۵۱۷,۷۳۵/=

۲۲,۵۵۵,۲۰۳/=

۳,۳۰۰,۵۳۰/=

۸۲,۹۷۸,۰۳۳/=

بلوچستان ہاؤس اسلام آباد

ا خ راجات ۶-۹۹-۲۲ تک

مختص رقم

شعبہ

تختواہ اور الاؤنسز کیلئے = ۳,۱۲۲,۲۰۰ روپے

۳,۱۰۰,۰۰۰/=

گاڑیوں کی مرمت کیلئے = ۸۰۰,۰۰۰ روپے

۵۲۳,۶۷۳/=

پیشہ دل کیلئے = ۱۹۳,۰۰۰ روپے

۱,۰۰۵,۹۵۲/=

ٹیلیفون کیلئے = ۵۰۰,۰۰۰ روپے

۱,۳۰۹,۰۲۳/=

بجلی کیلئے = ۳۰۰,۰۰۰ روپے

۷,۳۲۸,۵۸۶/=

گیس کیلئے = ۱,۰۰۰,۰۰۰ روپے

۷۲۶,۷۳۲/=

مترقبات = ۳۲۷,۹۹۱ روپے

۳۳۲,۰۰۰/=

کل رقم = ۱۵,۳۶۳,۱۹۱/=

۱۲,۵۲۶,۹۶۷/=

دی-آلی-لی فلیٹس

تختواہ اور الاؤنسز کیلئے = ۹۲۳,۳۰۰/=

۹۱۸,۰۰۰/=

ٹیلی فون کیلئے = ۱۰۰,۰۰۰/=

۸۵,۰۰۰/=

گیس کیلئے = ۳۰۰,۰۰۰/=

۲۲۰,۰۰۰/=

بجلی کیلئے = ۳۰۰,۰۰۰/=

۲۰۰,۰۰۰/=

مترقبات = ۳۵,۰۰۰/=

۳۰,۰۰۰/=

کل رقم = ۱,۲۲۸,۳۰۰/=

۱,۳۲۳,۰۰۰/=

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جناب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب اسپیکر میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جج نمبر ۱۹ پر متفرقات ۷۰ لاکھ ۶۰۰ اہر ایک سو ۵۸ روپے (۱۵۸،۰۱۲) رکھے گئے ہیں اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے یہ کس مدت میں خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: متفرقات میں کونے کونے مدت ہیں یہ سوال ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملازمتہاً و امور انتظامیہ): جناب والا یہ متفرقات جو ہیں محکم ملازمتہاً عموی نظم و نسق پر ہو ہے اس میں مرمت مشینزی، فرنچر کی مرمت، اور گیس، بجلی، اسٹیشنزی، چھپائی، وردوں اور اس کے علاوہ فنر ہیڈی میں ہیں وہ مشینزی، فونز ہیں فرنچر ہیں چھپائی، اخبارات، وردوی یہ ساری تفصیل ممبر صاحب کہیں تو میں ان کو بالکل دے دوں گا کیونکہ یہ سوال میں نہیں ہے۔ مسلک یہ میری معلومات کیلئے ہیں ممبر صاحب کو میں ایک ایک روپے کا حساب اثناء اللہ پہنچا کے دے دوں گا۔ جس طرح وہ مطمئن ہو سکے۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: جناب آپ کا جو اسلام آباد ہاؤس ہے اس پر اتنا خرچ ہے ایک کروڑ چون لاکھ اور اس کے علاوہ جو اس کی عمارت ہے تو اس میں ہمارے صوبے سے زیادہ سے زیادہ ایک آدمی سروں میں ہیں وہ بہت کم کیا آپ اس کی تصحیح کریں گے؟

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: جناب بلوچستان ہاؤس کے لئے ابھی بھی دیڑا اور کچھ چھوٹی پوٹیں تھیں بلوچستان کے تھے ان کی پر اڑنی دے کر بھیجا اور یقین کریں کہ وہ پندرہ دن میں واپس آگئے۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: پہلے سے دہاں ایک آفسر تھے لیکن آپ نے ان کو دہاں سے ہٹا دیا ہے۔ سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: پہلے سے ایک آفسر ابراہیم صاحب تھے اس کو وقتی طور پر دہاں سے ہٹایا ہے کیونکہ ان کے خلاف دہاں پر کافی شکایات تھیں ان کا Misbehaviour تھا یہاں سے ہمارے ڈپٹی سینکریٹری گئے تھے ایس اور جی۔ اور جی اور جی ان کے ساتھ بھی اس نے اچھا سلوک نہیں کیا ان وجوہات کی بنا پر اس کو رانسری کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بچے دہاں زیر تعلیم ہیں تو میں سمجھتا ہوں اس کو ہم

وہ اپنے دو بارہ بھی بخواہیں گے۔

عبدالرجیم خان مندوخیل: میں وزیر صاحب کو نشاندہی کروں گا کہ جو لوگ Misbehave کرتے ہیں تمام ہاؤس کے ممبر ان کو معلوم ہے جتنی وہاں زیادتی کرتے ہیں وہ وہاں بیٹھے ہوتے ہیں اور جو ناس معمول ہو وہ صوبے کا ایک آدمی ہو یا دو یہ جو ہے آپ مہربانی کریں دیکھیں۔

سردار محمد صاحب بھوتانی: جناب میں آپ کے توسط سے ممبر صاحب سے درخواست کروں گا کہ جو بھی وہاں ایسا کوئی اور شخص ہے جس نے misbehave کیا ہے وہ بتا دیں ہم ان کے خلاف بھی ایکشن لیں گے۔

پرس موسیٰ جان: جناب اپنے کریم وہ رہیں کہ وہاں بد تمیزی کرتے ہیں یہ جو موجودہ بیٹھنے ہوئے ہیں انکا ریکارڈ دیکھیں مولوی صاحب جان سے زیادہ شریف آدمی کوئی نہیں ہے اس کو انہوں نے پیٹا ہے۔ سلیمانی صاحب نے اس کو پیٹا ہے سب ممبر ان نے اس کو پیٹا ہے۔ جناب اگر بد تمیزی کی بات ہے تو وہی اپنچارخ آج بھی وہاں بیٹھا ہوا ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ کسی ممبر ان کو بلوچستان کی کوئی گاڑی ان کو فراہم نہیں ہوتی ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ بلوچستان ہاؤس کیلئے جو کروڑوں روپے دئے جاتے ہیں یہ سب وزوروں کیلئے ان کی عیاشیوں کیلئے یا ایم این اے جو وہاں جاتے ہیں آپ جائیں تو وہ کہتے ہیں ایم پی اے کیلئے کوئی گاڑی نہیں ہے وزیر اعلیٰ صاحب کا آرڈر ہے کہ صرف وزوروں کو گاڑی دیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

پرس موسیٰ جان: جناب میں خود وہاں گیا ہوں مجھے انہوں نے گاڑی نہیں دیا ہے میں خود آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: ان کو جواب دیں۔

سردار محمد صاحب بھوتانی وزیر: جناب میں معدالت کے ساتھ عرض کروں گا کہ گاڑیاں جتنی وہاں پر ہیں سب کو سہولت دی جاتی ہے ایم پی اے صاحب جان کا بھی خیال رکھا جاتا ہے جہاں تک گاڑیوں کا تعلق ہے وہاں پر گاڑیاں بہت کم ہیں اور گاڑیاں وہاں پر نیلام کر دی گئی ہیں اور ممبر کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن میں یہ

کبوں گا کر۔

پُرنس موسیٰ جان: تو بھوٹانی صاحب آپ یہ کہہ رہے ہیں تو میں آپ کے سامنے اس باؤس میں فلور پر جھوٹ بول رہا ہوں۔ میں نے خود ان سے کہا کہ گاڑی دو صرف وزیر کے چیلے اور جھونے افسر بھی یہ تو وہ وہاں استعمال کرتے ہیں لیکن بلوچستان باؤس میں آپ کو کوئی گاڑی فراہم نہیں ہوگی۔ آپ جب کہتے ہیں تو کہتے ہیں۔ جناب یہ ہمارا قانونی حق ہے تم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں وہ گاڑی فراہم کیوں نہیں کرتے۔ سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: جناب اپنے صاحب وہاں کسی کے چیلے کیلئے کوئی گاڑی نہیں ہے معز زمبر صاحب ذرا احتیاط سے کام لیں وہاں منزہ صاحب کو بھی گاڑیاں کرائے پر دی جاتی ہیں اور وہاں پر گاڑیاں نہیں ہیں ڈیوٹی کیلئے گاڑیاں نہیں ہیں ویسے تو کچھ دور ایسا ہے پہلے تو ایک دور ایسا بھی تھا کہ ہمیں وہاں رہنے کیلئے کرہ بھی نہیں ملتا تھا۔ مغمber صاحب کو آئندہ کوئی اسی تکلیف نہیں ہوگی۔

پُرنس موسیٰ جان: آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے ہیں کہ ہمیں وہاں گاڑی نہیں ملی ہے لیکن اگر ہم ثابت کریں گے تو یہ بھی بحث ہو جائے گی جناب بھوتانی صاحب جو بات آپ کہہ رہے ہیں جس ہام گاڑی نہیں ملی یہ اپنے صاحب کے سامنے آپ سب کے سامنے ہم اس کو پکڑیں گے اور آپ کو میلفون کریں گے آپ وہاں آجائیں گے۔ اس چیز پر اس کو آپ کیا سزادیں گے میں یہ عرض کر رہا ہوں۔

شیخ علی بن مندو خیل: ایم پی اے وہاں گاڑی کیلئے intitle ہو گا اس کو گاڑی ملے گی۔

سردار صاحب محمد بھوتانی وزیر: ہاں ایم پی اے وہاں گاڑی کیلئے intitle نہیں ہے۔

پُرنس موسیٰ جان: آپ جب وزیر نہیں تھے تو کیا آپ کے لئے تین گاڑیاں نہیں تھیں۔ کیونکہ آپ مسلم ایگ کے ہیں آپ آسمان سے ستارے بھی توڑ لائیں کیونکہ مسلم ایگ کے ہیں۔

سردار صاحب محمد بھوتانی وزیر: جو ہو گا اس کو گاڑی ملے گی ایسے نہیں ملے گی۔ جب اختر صاحب چیف منٹر تھے ہم سے گاڑی پھین کر آپ کو دی گئی ظفر خان کو دی گئی سب کو دی گئی آپ یہ کہتے ہیں intitle نہیں ہے جب آپ ایک کروز منٹر لا کھروپے استعمال کر رہے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: قانونی طور پر intitle نہیں ہے اگر کوئی ایسے دے تو اس کی مہربانی ہے روز آف برس Rule of Business پڑھ لیں میں مخالفت نہیں کرتا ہوں کہ گازیاں نہیں دیں۔

پرس موسیٰ جان: جناب کیا وباں جو گازیاں ہیں صرف وزیر وہ کیسے ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ذرا آداب کا خیال رکھیں جب وہ ہوئے گا تو آپ سنیں۔

پرس موسیٰ جان: جناب میں وزیر صاحب کے ساتھ بول رہا تھا وہ حق میں انھوں کے آپ ان کو تو نہیں بول سکتے ہیں وہ وزیر داغلہ ہے مجھے بولتے ہیں ان کو بھی لو لیں۔ براہوں میں ابانا زور آتی آئے۔ ابا کا زور ماس پر چلتا ہے ان کو بھی کہیں میں نے سوال پوچھا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: خدا ہمارے خان کو غریب نہیں کرے۔

پرس موسیٰ جان: جناب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ فلور پر بنادیں کہ یہ گازیاں صرف وزیر وہ کیسے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر وہ کہیں گے تو نحیک ہے۔

سردار صالح محمد بھوتانی وزیر: گازیاں جو intitle میں انہی کیلئے ہیں مہربانی جان کے لئے intitle نہیں ہیں دیسے ہم ان کا خیال رکھتے ہوئے انکو گازیاں فراہم کرتے ہیں ابھی بھی ہم ان کے لئے کوشش کریں گے لیکن وہ اس کیلئے intitle نہیں ہے ہم ان کے لئے کوشش کریں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر ایک سپلیمنٹری ہے صفحہ اکیس پر دیکھا جائے کہ جو محض کی کسی رقم ہے اور جو خرچ کی گئی رقم ہے خرچ مخصوص سے کم کی گئی ہے کیا وزیر موصوف یہ مناسیں گے کہ سپلیمنٹری میں جو اضافی اخراجات کئے گئے ہیں وہ کس حد میں خرچ کئے گئے ہیں یہاں پر تو آپ نے 99-1998 میں جو رقم مخصوص کی گئی تھی اس سے کم خرچ کیا ہے تو سپلیمنٹری میں ذیزدہ کروڑ کی رقم کہاں خرچ کی ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

سردار صالح محمد بھوتانی وزیر: جناب والا ہم نے ایک کروڑ چھالیس لاکھ کا حساب بنایا ہے جو رقم اب تک خرچ ہوئی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنے کر اس سلسلے میں ہماری request ہو گی کہ سپلائمنٹری میں جو کچھ پیش کیا گیا اس میں کافی فرق ہے تقریباً ذیز ہو چکے دو کروڑ کا فرق ہے تو اس کے لئے ایک انکوارٹری کمپنی بنائی جائے جناب اپنے۔

سردار صالح محمد بھوتانی: میں یہی کر رہا ہوں کہ جناب اپنے اس ایڈجی اے ذی کو ذیز ہو پسیہ ملا ہے جس کا بریک اپ میں نے دیا ہے یہ اسلام آباد اور سے بلوچستان لکھا گیا ہے یہ ضرور غلطی ہے اسکی لیکن یہ نوٹ کا بریک اپ۔

سردار محمد اختر مینگل: مطلب ہے وہ بضم ہو گے۔

سردار صالح محمد بھوتانی: نہیں، بضم نہیں ہونگے اسکی کوئی بات نہیں جناب اپنے۔

سردار محمد اختر مینگل: نہیں تو بلوچستان ہاؤس اسلام آباد میں لاست ایئر ۹۸-۹۹ میں آپ کو الیوکیشن allocation کر لیا وہ مجھے بتائیں۔

سردار صالح محمد بھوتانی: جی اسکے لئے آپ فریشن question کریں میں آپ کو بتا دوں گا الیوکیشن ایک تو لاکھی ہوئی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: تو ہم یہ کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ غلط ہے وہ کہدا ہے ہیں کہ وہ غلط ہے آپ کے وزیر کہدا ہے ہیں کہ یہ غلط ہے شاہ جی آپ کے وقت میں پیسے بنو رے۔

سید احسان شاہ: سردار صاحب کا سوال یہ ہے کہ جو رقم مختص کی گئی ہے کہ اس سے کم خرچ ہوئے ہیں یہ تو اچھی بات ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: شاہ جی جو پیسے سپلائمنٹری میں خرچ ہوئے وہ کہاں ہیں وہ بھی پوچھ رہے ہے۔

سید احسان شاہ: سردار صاحب سپلائمنٹری کے لئے آپ نے question لا میں اسکا جواب ہم دیں گے جاں تک اس بات کا مسئلہ ہے کہ جتنی رقم الیوکیشن کی بلوچستان ہاؤس کی اس سے کم خرچ کے لئے ہیں یہ تو میں سمجھتا ہوں اچھی بات ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: یہ بہت اچھی روایت ہے جو آپ لوگوں نے قائم کی ہے جو ہمیں تسلی دینے کیلئے

کم از کم خرچ کئے لیکن جب یہاں پر رقم کم خرچ ہوئی ہے اور پھر سپلائمنٹری کیا فائدہ تھا کیا مسئلہ تھا۔

سید احسان شاہ: سر مسئلہ یہ تھا کہ ایس این جی اے ذی کی مدد ایک نہیں ہے ایس این جے اے ذی میں۔

سردار محمد اختر مینگل: نہیں میں نوٹل ایس این جے اے ذی کی بات نہیں کر رہا ہوں میں صرف بوجستان باؤس کی بات کر رہا ہوں اس وقت بلوچستان باؤس میں وہ کی گئی ہے اور سپلائمنٹری کی اس وقت میرے پاس کا کوئی نہیں ہے اس کی بات کر رہا ہوں۔

سید احسان شاہ: میں وہی بات کر رہا ہوں اس وقت وہ کاپی چونکہ آپ کے پاس بھی نہیں ہے میرے پاس بھی نہیں ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: تو اس کیلئے اگر ایک کو دیکھ لیتے نہیں اگر اس کے لئے ایک کمپنی بنائی جائے۔

سید احسان شاہ: نہیں سردار صاحب اگر ہر سوال پکیشیاں بنتی رہیں عبدالرحیم خان مندوخیل نے سوال کیا کمیٹی بن گئی تو یہ سارے کمیٹی ہاؤس بن جائیگا اسکلی تر نہیں ہے گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اپنیکریہ بڑا واضح ہے آپ نے ہر سوال پر زیادتی کی ہے تو اس پر آپ کو سزا ملی جائیے۔

سید احسان شاہ: نہیں کی وہی تو میں گزارش کر رہا ہوں کہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ذرا بے ادبی معاف Please آپ نے بجٹ میں ایک کروڑ پچاس لاکھ تقریباً ان کیلئے منظور اور انہوں نے اپنا خرچ تقریباً ایک کروڑ چالیس لاکھ کیا ہے اس کے علاوہ پھر وہ ایک کروڑ پچاس لاکھ نئے حصی بجٹ لائے ہے اور یہاں اسکلی میں منظور کیا ہے تو یہ رقم تو آپ نے خود برد کی ہے اس رقم کا ہمیں جواب دے اس سے آپ کے خلاف انکواری ہوئی چاہیے یہ لکھ رہا ہے۔

سید احسان شاہ: جناب اپنیکرای لیے تو میں معزز ممبر سے request کر رہا ہوں کہ اس وقت نہ سپلائمنٹری کی کاپی ان کے پاس ہے نہ میرے پاس ہے ممکن ہے کہ سرکنی دفعہ ایک زیر ولگ جانے سے ایک

لا آدھ جو ہے وہ ایک کروڑ تک جاتا ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جناب اپسیکر تو میں اس کے لئے وہ دیکھ لے میں بھی دیکھ لیتا ہوں پھر میخہ جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: نواب ذوالفقار علی مکسی صاحب۔

نواب ذوالفقار علی مکسی: جناب اپسیکر میں فائلز منٹر سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ضمنی سوال کے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے انہوں نے خرچ دکھایا اور ذریحہ کروڑ جیسے کہ اپوزیشن کے ممبران کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے سالمندری گرانش میں پیرس جو دیا ہے ماہ کے تین کروڑ روپے ہو گیا تو آپ کہتے ہیں کہ میں نے تین کروڑ روپے خرچ کر دیا ہے اب یہ کہنا ہے کہ جی ایک زیر ولگ گیا دوزیر ولگ کیا اس وقت تو آپ کا بجت ڈاکومنٹ تو پیش نہیں ہوئے۔

سید احسان شاہ: مسئلہ سری نہیں ہے مسئلہ اس وقت یہ ہے کیونکہ اس وقت وہ فکر میرے پاس موجود نہیں ہے ان کے پاس بھی وہ فکر موجود نہیں ہے ایک دفعہ اسکو ہم دیکھ لے وہ بے کیا ایس ایڈ جی اے ذی میں تو کئی مدت ہیں اس میں الاؤ نسٹر بھی آتے ہیں اس میں گاڑیوں کی رسمہر بھی آتے ہیں اس میں دوسرے مدت بھی آتے ہیں فریش question سروہ لے آئے اس کے لئے ہم پابند ہے جواب دینے کو اس سے مطمئن نہ ہو پھر ہم میخہ جاتے ہیں اس وقت وہ فکر پہ بات کر رہا ہے نہ بام بات کر رہے ہیں وہ کہتا ہے تین کروڑ ہے میں کہتا ہوں تین کروڑ ہیں وہ کہتا ہے آپ نے ذریحہ کروڑ دکھایا ہے کم خرچ کیا ہے میں کہتا ہوں اچھی بات ہے لیکن اسکے باوجود ان کا اعتراض ہے پھر وہ فریش question لے آئے ہم جواب دینے کے لئے تیار ہے۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: یہ اچھی بات ہے آپ نے اس رقم سے کچھ اپنے لئے بچایا اور اس رقم میں وہ تو نہ لے کے۔

سید احسان شاہ: دیکھیں جناب یہ معزز ایوان پر سرکاری بنچوں پر الزام لگا رہا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ عبد الرحیم خان مندو خیل صاحب کے لئے جو کہ سینٹر پارٹی منٹرین ہے یہ جو بے اچھی بات نہیں ہے بلکہ اوہ اپنے الفاظ پر کنٹرول رکھیں کسی پر الزام نہ لگائے جہاں بات ہے حساب کتاب کی اسکے لئے میں تیار ہوں۔

جب آپ کہیں مشرائیں اینڈ جی اے ذی اور میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اپنیکر جب آپ ایسا غلط کام کو ایسے الفاظ کا جامد پہنائیں گے کہ اس میں جتنی صفائی سے آپ with due respect کام کریں گے کہ وہ تمام رقم باوس کے سامنا غائب اور آپ کہتے ہیں کہ ہم نے بچت کی ہے یعنی خروج برداشت جب آپ بچت کا نام درس کے تو پھر ہم مجبور ہوئے کہ ہم اس کے صحیح الفاظ استعمال کریں اس لئے آپ مہربانی کریں میں request کرتا ہوں جناب اپنیکر آپ سے آپ مہربانی کریں یعنی بجٹ آپ ابھی ملکوں والے باوس میں ہے یعنی اس بھلی کے سیکریٹری میں ہے اس کی کاپی ملکوں والے ابھی معلوم ہو جائیگا۔

سید احسان شاہ: جناب اپنیکر یہ اس بھلی میں نہیں روایات قائم ہو رہی ہیں کہ ہر سوال کا کاغذ ملکوں والے جائے ہر سوال کا انتظار کیا جائیں جناب question ours جو آپ دیکھتے ہیں گھڑی کی طرف آپ دیکھ لیں question ours ختم ہو گیا ہے اب تو اس میں بھی سپلیمنٹری کی گنجائش نہیں ہے اور اگر آپ اس بھلی کے قواعد کیمیں تو ایک سوال پر تین سپلیمنٹری ہوتے ہیں یہاں ایک سوال پر دس سپلیمنٹری پوچھے جاتے ہیں اور question ours کا بھی آپ ذرا نام دیکھ لیں۔

سردار محمد اختر مینگل: اگر وہ اس بھلی کے رد پر ہے ایک مبرہ کو ۲۴ یعنی سوال کرنے کی اجازت ہے وہ آپ روپر پڑھے۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: سردار صاحب ایسا کر لیتے ہیں۔

سردار محمد صالح بھوتانی: جناب اپنیکر میں پھر بھی یہی کہتا ہوں کہ سپلیمنٹری گرانٹ کے لئے جدا سوال کیا جائے کیونکہ ایس اینڈ جی اے ذی نے کوئی لیک رقب وصول نہیں کی اور جس طرح ممبر صاحبان چاہئے تو اسے مطمئن کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: آپ اس صاحب کتاب پر دونوں مشرائیں احمد مندوخیل اور سید احسان شاہ صاحب اور متعلقہ وزیر صاحب بیٹھ جائیں ذرا صاحب کتاب درست کر لیجئے اگر آپ مطمئن نہ ہوئے تو پھر آپ پوچھ سکتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپیکر نہ احسان شاہ نے مجھ سے قرض لیا تھا میں نے احسان شاہ سے قرض لیا ہے ہمارے گھر میں بیٹھ کر قرض کی بات چیت کیا کہ اس اصل مسئلہ ایوان کا ہے بات ایوان کی ہو گی۔

سردار محمد صالح بھوتانی: جناب اپیکر ہم فلور پر آئیں گے جی ہم فلور پر آئیں گے آپ فریش question کریں ہم فلور پر آئیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: نہیں بھوپالی صاحب ختم کا مطلب کیا ہوتا ہے یہ تو ہتا میں ہر سوال پر آپ کہتے ہیں فریش question پھر مطلب ختم ہم ختم کردے ختم بحث میں ہم ختم سوالات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: سیکرٹری صاحب رخصت درخواست اگر کوئی ہے تو پڑھ لیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا جیسے آپ نے کہا اور وہ اپنی رپورٹ لائیں یہاں پر۔

جناب ڈپٹی اپیکر: نہیں آپ کو جہاں جہاں خود برداخت دے ہے وہاں پر آپ پوچھ سکتے ہیں سوال لاسکتے ہیں مستقل طور پر۔

میر محمد اسلم چکی: جناب میرا اپونا بخت آف آرڈر ہے کہ ہمارے کئی سوالات اس اجلاس کیلئے تھے جو ہم نے گزشتہ اپریل میں پیش کئے تھے وہ رہ گئے ہیں کیا وہ سوال ختم ہیں یا انکو اگلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جن جن سوالات کے آپ کو جواب ملے ہیں ان کے آپ فریش نوش دے دیں ان کے جواب آپ کوں جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: رخصت کی درخواستیں سیکرٹری صاحب پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خاں سیکرٹری اسمبلی: میرا اسرار اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کوئی سے باہر گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی۔)

اختر حسین خاں سیکرٹری اسمبلی: جناب بسم اللہ خاں کا کڑوزیری بی واسانے اطلاع دی ہے کہ وہ

کوئی سے باہر گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی۔)

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک الٹا نمبر دو۔

ڈاکٹر تارا چندر: میں ابھی قواعد انصباط کار بھر ۷۴ کے قاعدہ نمبر ۲۷ کے تحت حالیہ موقع پر بر مسئلے کو زیر بحث لانے کا ونس دیتا ہوں لہذا اس بحث کی کارروائی روک کر اس فوری اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ وحدت کا لوئی میں عرصہ دراز سے رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو الات شدہ مکان سے انتہائی غیر قانونی اور غیر اخلاقی طریقوں سے محروم کئے جا رہے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ان مکینوں نے مختلف عدالتوں سے حکم امتیازی حاصل کرنے کے باوجود ان سے مکانات خالی کروائے جا رہے ہیں لہذا اس معاملے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ وحدت کا لوئی میں عرصہ دراز سے رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو الات شدہ مکان سے انتہائی غیر قانونی اخلاقی طریقوں سے محروم کیئے جا رہے ہیں جس کا ثبوت ہے کہ ان مکینوں نے مختلف عدالتوں سے حکم امتیازی حاصل کرنے کے باوجود ان سے مکانات خالی کروائے جا رہے ہیں لہذا اس معاملے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس کیوضاحت کریں گے۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب اسپیکر جیسا کہ چند ماہ پہلے ایک شخص در محمد نامی کو وحدت کا لوئی میں مکان الات کیا تھا اس کے مکان کے منت آرڈر مسلک ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ جو وہ اس مکان میں رہائش پذیر ہے اس کا حق بتا ہے وہ سرکاری ملازم ہے لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ حکومت کے اور متعلقہ وزیر صاحب کے ایک اہل کار ہیں روزانہ کو وہ نوش جاری کر رہے ہیں مکان خالی کرنے کے لئے۔ اور یہ سلسلہ کافی عرصہ سے چل رہا ہے اس حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے درجہ نے عدالت سے رجوع کیا اور وہاں سے بھی آرڈر لائے اس کی کاپی مسلک ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ملازمین کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر صاحب۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر): جناب در محکمہ کنز کیت پر تھا اور وہ ویسے اس مکان میں رہنے کیلئے اتحورا بیز نہیں ہے اس کے زمینیں کیلئے سری گئی ہوئی ہے خود نہیں رہ رہا ہے کوئی اور رہ رہا ہے کوئی کورٹ نے ابتدائی طور پر سے دیا تھا جو ختم ہو گیا ہے اور مکان دوسرے کو الات ہوا اور اب انہوں نے متعلق کورٹ سے رجوع کیا ہے اور انہوں نے مٹے لیا ہوا سے عدالت جو فیصلہ کرے گی ہمیں منظور ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب آپ اس پر زور نہیں دھیں گے۔
ڈاکٹر تارا چندر: نہیں جناب اسپیکر۔ عدالت سے جو فریق ہے اسے لے کر آیا ہے اور وہ خود پچھوں کے ساتھ رہ رہا ہے درمیاں اگر رہا کش پذیر نہیں ہے تو وزیر صاحب اسکو خالی کروانے کا حق رکھتے ہیں اس کے باوجود عدم معاملہ عدالت میں ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: معاملہ آپ خود کہہ رہے ہیں عدالت کا فیصلہ ہمیں قبول ہے۔
عبد الرحیم خان مندوخیل: عدالت نے اسے دے دیا ہے وہ خالی کروار ہے ہیں تحریک التوامیں یہ بات ہے۔

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: مٹے کے بعد کوئی زیادتی نہیں ہو رہی ہے کوئی بات نہیں ہے یہ میں آنڑیبل ممبر سے درخواست کروں گا کہ زور نہ دیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: آج یہ یقین دہانی کریں کہ عدالت نے ان کو مٹے دیا ہے جب تک معاملہ عدالت میں ہے ان وہ آپ تک نہیں کریں گے۔

سردار محمد صالح بھوتانی وزیر: میں کہتا ہوں جب تک فیصلہ ہوتا ہے اس کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک نے اپنی تحریک پر زور نہیں دیا۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب میرا پا انہیں آف آرڈر ہے۔ گزشتہ دونوں بھی کچھ اس طرح کے واقعات ہوئے تھے کل بھی ہمارے ایک سینئر وکیل کو انخوا کیا گیا جو آج تک اس کا پتہ نہیں ہے ابھی صحیح سے دکا کے ایک فنڈ نے اگر اجتماع کیا ہوا ہے اور اپنے ذینماں چیز کیسے ہیں اور ہم فیصلہ بھی ان سے جا کر ملے ہیں لیکن ان کو تسلی و نیئے کی کوشش کی وہ مطمئن نہیں ہوئے ہیں اسی دوران ایک وزیر موصوف کی گاڑی نے

جا کر ان کو نکر ماری میرے خیال میں ایک آدھ زخمی بھی ہوئے ہیں میرے خیال میں اسکلی کے مجرماں کو باہر بھیجا جائے جا کر وہ ان سے ملیں کہ ایک اہم نویعت کا ایک اہم مسئلہ ہے۔

سردار عبدالرحمن حسینیان وزیر تعلیم پر ائمہ ایجوکیشن: جناب ائمہ صاحب زخمی کوئی دایم ایج لے گئے تو ایسی بات نہیں ہے میں ابھی اسکلی آرہا تھا اسکلی کے گیٹ پر دکا کھڑے تھے میرے ڈرائیور نے گاڑی روک دی۔ اور میں نے کہا سائیڈ پر کھڑے ہو جاؤ سارے پڑھے لکھے لوگ ہو آپ سائیڈ پر کھڑے ہو جائیں آپ کا جو مسئلہ ہے انہوں نے کہا ہوم فشر صاحب بھی کھڑے ہیں اور ہم نے کہا ہوم فشر صاحب کے ساتھ آپ کی بات چیت ہو رہی ہے آپ سائیڈ پر کھڑے ہو جائیں انہوں نے ایک ہیز کو اوپر کیا انہوں نے گاڑی آگے کی۔ باقی دکلاں یونیفارم میں تھے ایک شخص جو سادہ کپڑے میں تھا اس نے گاڑی کے جنٹ پر زور زور سے ہاتھ مارے تو میرے گاڑنے اسکو ہٹایا کہ تم کون ہوتے ہو یہ کرنے والے۔ جب گاڑی گزرنے لگی تو انہوں نے آواز لگائی شیم۔ شیم۔ بے عزتی کوئی نہیں برداشت کر سکتا ہے کسی کو نہیں مارا پینا گیا اور نہ کسی کو زخمی کیا گیا ہے اگر کوئی زخمی ہوا ہے یا مارا پینا گیا ہے تو میں اس ایوان میں چیخ کرتا ہوں کہ وہ اس ایوان کے اندر اس کو لے آئیں کوئی زخمی تھا کوئی کچھ تھا، ہم نے اس کو ہٹایا ہے یہ کوئی طریقہ کا نہیں ہے ہم نے اسکو کہا ہے کہ آپ لوگ پڑھے لکھے ہو کوئی طریقہ کا رہتا ہے اس کے مطابق احتجاج کریں۔ ایک آدمی جو دکلا پر اوری کا ہے گم ہوا ہے ابھی تک تو ان کا نہ سر ہے نہ پاؤں ہے جب انہوں نے جو جاتا ہے اس سے کوئی رقم ہاتھ لتا ہے اور وہ احتجاج کرتے ہیں تو پھر احتجاج کا یہ کوئی طریقہ کا رہیں ہے کہ دروازہ بند کر دیں اور ایک آدمی معزز آدمی چاہے وہ قبائلی سردار ہو چاہے سردار اختر کی صورت میں ہو یا عبدالرحیم خان مندوخیل کی صورت میں ہو یا میری صورت میں ہو ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے ہیں کہ وہ کوئی ہماری بے عزتی کرے یا ہمیں شیم شیم کہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پرانٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ کئی دن سے احتجاج جاری ہے جناب پہلے ایک وکیل کو گولی سے مارا تھا ملہ ہوا دوسرے وکیل کو انہوں کیا گیا ایک دوسرے صاحب نے جواب دیا ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یا ایک ایسا مسئلہ ہے جب وکلا احتجاج کر رہے ہیں۔ آپ ایک بات ذرا سمجھیں ہم اسکلی کے ممبران ہیں یہاں ووٹ سے آئے ہیں ہر شخص کو احتجاج کا حق ہے اور اس احتجاج کے دوران مفسر صاحب خواہ پر جتنے بھی بڑے سردار ہوں یا اپنے گارڈ کے ذریعے لوگوں کو تھہ دھکا دے سکتے ہیں نہ پیش کہتے ہیں اور نہ کوئی بے عزمی کر سکتے ہیں انہوں نے احتجاج کیا وہ اسکلی کے دروازے پر آئے ہیں ان کا حق بتا ہے احتجاج پر لوگ روڑ پڑے رہتے ہیں اور باقاعدہ انکورو کتے ہیں یہ ان کا حق ہوتا ہے انگریزوں نے یہیں کیا ہے میرا مقصد یہ ہے۔

سردار عبدالرحمان گھیرتیان وزیر تعلیم پر امری: وکلا صاحبان کے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب باہر جائے اور وکلا کے احتجاج کو نوٹ کیا جائے۔

سردار عبدالرحمان گھیرتیان وزیر تعلیم پر امری: جناب روڑ پر ایک بھی مر جائے تو عبدالرحیم خان کو بولنے کا موقع دیا جائے وہ اس کے بارے میں کہیں گے کہ بہت اچھی بھی تھی یون fly کرتی تھی یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بتا ہے اگر کوئی بات ہے تو انکو کہیں کہ وکلا کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے وہ تحریک لائے اور بحث ہو کہ وہ باہر نکلیں اور میرا ایک آدمی اس کو ہاتھ لے گا۔ اور یہ پاکستان سر پر اٹھائیں گے کہ ہمارے ساتھ ٹلم ہوا ہے۔ مایک بند۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالرحیم خان آپ نے بات کی ہے بس صحیح ہے بولنے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے آپ کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں یا آپ کوئی تحریک پیش کر کے لائیں اور پھر اس پر بحث ہو گی یہ کیا طریقہ ہے؟ (مایک بند) آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں۔

میر محمد عاصم کر دیکلو: جناب وزیر داخلہ صاحب سے پوچھ کیا معمالمد ہے۔ کیا ہوا ہے۔

نواب ذوق فقار علی مکسی: جناب پوائنٹ آف آرڈر پر سب کھڑے ہو کر بولتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ آپ کے اجلاس میں زیر و اینڈ باف ہاور ہوتا ہے اس پر کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس لئے تو میں نے کہا ہے کسی پوائنٹ پر کھڑے ہو کر بولے۔

میر محمد عاصم کر دیکو: جناب ہوم نشر صاحب انھ کروضاحت کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جعفر صاحب اگر آپ اس کیوضاحت کر دیں تو بہتر ہو گا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر۔ وکا برادری آئی ہوئی تھی اسمبلی کے باہر گیٹ پر انکا مظاہرہ تھا وہاں میں تھا غور کلمتی صاحب تھے سردار عبدالحفیظ لوٹی صاحب تھے بات چیت جاری تھی ان کے جو پوائنٹ تھے وہ ہم نے نوٹ کے انکو تسلی دی کہ حکومت پوری کوشش کرنے گی اور کر رہی ہے اور اس سلسلے میں ہم نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے بلکہ میں نے ان کو بتایا ہے کہ چھ مرتبہ کمشنر سیر آباد ڈی آئی جی بی سے میری بات چیت ہوئی ہے اور ہوم نشر نے اتنی بات کی ہو گئی اور چیف نشر نے خود اتنی بات کی ہو گئی ان کو ہم نے بتایا ہے غلطی عبدالرحمن خان آرہے تھے ان کی گاڑی پر کسی نے ہاتھ مارا تو لازمی ہے اس طرح سے غلطی ہو جاتی ہے ان کو بھی وہ معزز لوگ تھے ان کو یہ شیم شیم نہیں کہنا چاہئے تھا اور سردار صاحب کو بھی کچھ حوصلہ کرنا چاہئے تھا یہ ہو گیا ہے جو وکلا آئے ہم نے ان کو ساری تفصیل بتادی ہے کہ ہم نے کہا آگے یہی آپ لوگوں کے ساتھ مینگ کریں گے جو یکورنی آپ چاہئے ہیں ہم دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب کیا انہوں نے آپ کے کہنے پر احتجاج ختم کر دیا ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر داخلہ: جہاں تک یہ یقین دہانی ہے کہ ان کو ہم نے تسلی کروادی باقی میں سمجھتا ہوں کہ باقی جو حکومت کے efforts تھے وہ اس سے مطمئن بھی ہو گئے ان کے ساتھ بات چیت ہوئی کہ کل بھی چیف نہر اور آئی جی کے ساتھ ایک مینگ ہے میں نے کہا کہ گورنمنٹ یوں پر نشر یوں پر جب بھی آپ کو ضرورت ہو ہم حاضر ہیں ہم آپ کے ساتھ بات چیت کرنا چاہئے ہیں وہ اس حد تک راضی ہو گئے اور جو دوسری بات ہے وہ آپ کے سامنے سردار صاحب نے کی ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور جو ہم لوگوں کے لیوں پر تھی ہم نے ان کو یقین دہانی اور تسلی کروادی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج چونکہ کارروائی زیادہ ہے زیر اور کوہنادیتے ہیں اور قراردادوں پر آجائے ہیں۔ اس پوائنٹ کو آپ زیر و آور پر بھی بول سکتے تھے اسی باؤس کو کسی قاعدے اور ضابطے کے تحت چلایا

جائے تو بہتر ہو گا ہمارے لئے۔

سید احمد اختر مینگل: جناب یہاںدواجماع اس طرح کے ہوئے تھے ایک جے ذبیحی پی کے طرف سے اپنیکر چیز کر رہے تھے تو انہوں نے یہاں سے ذبیکیشن بھیجا ان سے جا کر مذاکرات ہوئے دوسرا جمیعت العلماء اسلام کی طرف سے ایسا ہی اجتماع ہوا آپ لوگوں نے ذبیکیشن بھیجا اور پھر وکلا میں کمی کیا ہوئی جو زیادتیاں ان کے ساتھ ہوئیں میں سمجھتا ہوں یہ زیادتی بھی ان کے ساتھ ہوئی اسی پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے یاد ہے مولانا امیر زمان صاحب بولے تھے اور ایک یادداشت پیش کی تھی۔

مولانا امیر زمان سینیئر مفسر: جناب اپنیکر جب یہ اطلاع یہاں پہنچی ارکان تو گئے ہیں۔ جعفر صاحب۔ لوئی صاحب اور غفور گھمٹی صاحب۔ یہ دونوں گئے ہیں ہم نے یہ دونوں بھجوادیاں نہیں ہے کہ ہم نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے یہ گئے ہیں ان کو تسلی بھی دی ہے ابھی ان پر منحصر ہے کہ وہ اس یقین دہانی پر تسلی کرتے ہیں یا نہیں کرتے جہاں تک جے ذبیحی پی اور جمیعت العلماء اسلام کی بات کرتے ہیں اس طرح سے یہاں سے ذبیکیشن گئے اور ان کو تسلی کرائی اور وہ یہاں سے چلے گئے اس نے کہا تھیک ہے چلے گئے اور اب بھی ہمارے ساتھی گئے اس کے ساتھ بات ہو گئی۔

جناب ذپی اپنیکر: ہاں وہ گئے تو ان کے ساتھ بات ہوئی ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: تو وہاں ان لوگوں کو بلا یا ان سے بات ہوئی اور مولانا صاحب کو یاد ہے ان کے وفد کے نمائندے یہاں آئے اور مجھے تھے اور ان سے بات ہوئی۔

جناب ذپی اپنیکر: جناب عبد الرحیم خان یہاں سے لوگ گئے اور بات کی ہے تسلی دی ہے اور کہا ہے ہم کو شکش کر رہے ہیں گے ہوئے ہیں اب مطمئن ہوئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ: جناب اب میں محترم رحیم صاحب کی بات کا جواب دوں گا ہم جب گئے ان کو کہا ادھر ہو پے آپ کھڑے ہیں اگر آپ اندر آنا چاہتے ہیں تو آپ اپنے وفد کو اندر بھیج دیں ہم آپ سے تمام بات چیت کریں گے تو انہوں نے کہا ہم ادھر ہی کھڑے ہو کر بات چیت کریں گے سب کریں گے اس مسئلے میں ہم نے پیش کش کی انہوں نے بہتر سمجھا کہ ادھر ہی بات چیت ہو ہم نے

ادھری ان سے بات چیت کی جہاں تک ہمارے یوں کی بات تھی دوسری تھی جو بعد میں آئی ہے یہ دوسری بات ہے ہم نے اپنے یوں پر ان کو مطمئن کیا ہے ہم گئے ان سے بات کی ان سے پوچھا کہ اگر آپ اندر آتا چاہتے ہیں تو اپنا وفد بھیج دیں ہم آپ کے ساتھ چیزیں میں بینچ کر بات کر لیں گے اور جو آپ کی گزارشات ہیں سن لیں گے تو انہوں نے خود کہا ہم ادھری بات کرنا چاہتے ہیں ان کے ساتھ پھر ادھر بات چیت ہوئی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا وہ لوگ ابھی تک وہاں کھڑے ہیں اسکلی کے باہر انہوں نے احتجاج کیا ہے پھر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اپنا وفد بھیجیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بات چیت ہو گئی اور اگر ایسا ہوتا رہا وہ ایت بن جائے گی بہتر ہے کھڑے رہیں۔

میر محمد عاصم کروگیلو: پاکست آف آرڈر سے
جناب ڈپٹی اسپیکر: زیر و آور شروع ہو گیا محترم آپ زیر و آور آپ بول سکتے ہیں جی پرنس موسیٰ جان صاحب۔

پرنس موسیٰ جان صاحب: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دس منٹ تک آپ بول سکتے ہیں جناب۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میں صرف دو منٹ بولوں گا دس منٹ کی تکمیل نہیں کروں گا چیف منیر صاحب آپ کو یہ بات سننی پڑے گی پھر جائے آپ جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پرنس صاحب آپ مجھ سے بات کریں۔

میر جان محمد جمالی وزیرِ اعلیٰ: جناب اسپیکر کیونکہ میں آپ کے ذریعے بات کرنا چاہتا ہوں آداب میں نہیں تھوڑتا اسکلی کے تھوڑا بہت تجربہ بھی ہے اسکلی میں آنے کا تو اس لئے معزز میرے سینئر منفرد دست بیٹھے ہیں نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب پرنس موسیٰ جان فلور آپ کے حوالے ہے۔

پرنس موسیٰ جان: سر میں اس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ میرے حلقوں میں سات مینے پہلے اسکلکو ایک علاقہ وہاں ہائی اسکول میں ایک چیز اسی چوکیدار سب کام کر رہا ہے جس کا نام بھی جناب لطف

اللہ ولد علی بخش وہ بھرتی ہوا با قاعدہ جناب آپ کے ابجوکیشن ذپارٹمنٹ سے یہ آپ کے ذپارٹمنٹ سے
خیس یہ سردار شاہ صاحب کے ذپارٹمنٹ سے ہے میں اس لئے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں میں مشر صاحب
کے پاس ایک دن خود گیا یہاں پر میں ملا ان سے تو میں بنے ان سے یہ شکایت کی صاحب جناب اس کی
تخواہ بھی بند کر دی جو ہیڈ ماسٹر صاحب وہاں پر آئے ہے کوئی وزیر کی سفارش پر آئے ہے میرا حلقة ہے پھر
بھی میں خاموش رہا انہوں نے یہ کہا کہ بھائی یہ میری نوکری کا سوال ہے جناب پورا اس کاریکارڈ میرے پاس
موجود ہے میں مجبور ہوں کہ آج میں نے اسکی کے فلور پر یہ بات لائی انہوں نے جناب اسکی تخواہ بھی بند
کر دی اور اس کو بار بار یہ حکم کیاں دے رہی ہیں کہ آپ کو نوکری سے نکالیں گے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں
گورنمنٹ سے اس وقت امیر زمان صاحب سے کہ ایسا کوئی قانون ہے جو آپ کسی کو ایک دفعہ بھرتی کرتے
ہیں پھر اس کو نکالتے ہیں اور پھر اپنی مرضی کا کسی اور آدمی کو لا کے کیونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو ڈائریکٹریٹ سے
کچھ لوگوں نے پریشانیز کیا ہوا ہے کہ جناب فلاں آدمی کو آپ بھرتی کریں میں یہ کہتا ہوں کہ جناب یعنی
ٹلفی کیوں ہو رہی ہے اور میں پھر یہ کہونا گا جناب امیر زمان صاحب سے کہ یہ شورٹی کہتے ہیں اور کم از کم وہ
اس فلور پر مجھے یہ بتا کیں کہ اس کا وہ کل یا پرسوں تک میں ان کے آفس میں آجائوں گا وہ مینٹر مشر صاحب
سے کم از کم وہ یہ انکو اڑی تو کریں کہ بلوچستان میں اس طرح کا ظلم کیوں ہو رہا ہے کہ ایک آدمی جو بھرتی ہے
حلقہ میرا ہے ہیڈ ماسٹر کوئی اور روزیر صاحب کی سفارش پر آیا ہوا ہے اچھا سر لوگ وہاں پر تیار ہے روڑوں پر
نکلنے کیلئے احتجاج کریں گے میں ایم پی اے ہوں انکا احتجاج کرنے کیلئے تیار ہوں ہم روڈ بند کریں گے
جناب ہم جیلوں میں جائیں گے اس کی تمام تر زندگی پھر کل جان صاحب ناراض ہو جائیں گے اور کہیں گے
کہ جی پرنس موسیٰ زیادتی کرتا ہے گز بروکرتا ہے اور فلاں کرتا ہے میں یہ احتشامی جو پرنس والے اور پر نیٹھے
ہے میں ان سے بھی یہ ضرور کہوں گا کہ وہ بھی اس چیز کو اخبار میں شائع کریں کہ اس قسم کی زیادتیاں کیوں
ہو رہی ہیں اگر زیادتی ایک ہیڈ ماسٹر کرتا ہے اور اسکی سزا کیوں جمالی حکومت کو پڑے جس طرح سردار
عبد الرحمن نے کہا ہیں نے ان سے یہ کہا کہ مرا اگر ان کے ذپارٹمنٹ میں ہوتا تو میں اس سے بیٹھ کر یہ
پہلے طے کر دایا ہوتا لیکن سر میں سردار شاہ ہزارہ صاحب کے پاس میں پرستی گیا ہوں میں ڈائریکٹریٹ میں

گیا ہوں لیکن اس کے باوجود اس کی تجوہ بند ہے پر سوں اس کو یہ کہا گیا ہے کہ اگر پرانے موئی ائمبلی میں بولیں گے تو ہم سپینڈ ہو جائیں گے آپ مہربانی کر کے یہ کہدے کریں یہار تھا یا فلاں تھا اس کی تجوہ بند کر دی تو میں آپ کے توسط سے جناب اپسیکر صاحب یہ کہوں گا کہ اس قسم کی ذیادتیاں اور غلام کم از کم امیر زمان صاحب آپ جیسے ایک ایماندار اچھے آدمی جو آپ اسلام کی بات کرتے ہے آپ تو ازان کی بات کرتے ہے کم از کم آپ پر مجھے یہ یقین ہونا چاہیے ہیزاں سینٹر مشریعہ ذیادتی کو روکنا چاہیے کم از کم آپ پر خلی طور پر انترست لے یا سردار شار صاحب کے بجائے سر مجھے اس پر یقین نہیں ہے آپ سرسردار عبد الرحمن صاحب کو یہ کیس دے دیں وہ انکواری کروالے مجھے یقین ہے اگر میرا آدمی غلط تھا جو بھی آپ کہیں میں بحکمت کے لیے تیار ہوں شکریہ جناب اپسیکر۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: مہربانی اور کون کون بولے گا میر محمد اسلم بھکی صاحب جی۔

میر محمد اسلم بھکی: جناب اپسیکر میرا بھی اپنے حلتے سے بہت پرانا مسئلہ ہے آپ نے بھی یہ میرے خیال میں سنا ہو گا کہ میں نے کبی زیر اور میں اس کا ذکر کیا وہ مسئلہ ہے وہاں پی۔ آرینٹر مکمل خود را ک کی جانب سے اب بھی میرا ایک سوال تھا جس دن میں نے واک آوث کی تھی اور ہمیں سپلیمنٹری کا موقع نہیں دیا گیا تھا اس میں وزیر موصوف صاحب فرمادی ہے ہیں کہ وہاں راشن اٹھانے والا نہیں ہے اس لیے ہم نے سینٹر کو بند کیا ہوا ہے اور دوسرا وجہ یہ ہے کہ وہ انتظامیہ کے قبضے میں ہے اس لیے ہم اس کو کھول نہیں رہے ہیں اور پھر ان کا جواب بھی ہے کہ پانچ سو پینتالیس بوری بھی وہاں مقرر ہے کوئہ آیا یہ ۵۲۵ بوریاں وہ کس کھاتے ہیں ہیں کیونکہ وہاں لوگوں کو یہ مہیا نہیں کیے گئے ہیں یہ بحثتا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب بار بار یاد ہانی کے باوجود اس مسئلے کو گول مول کر رہا ہے اور وہ غلط یا بیانی پر اتر آئے ہے انتظامیہ کے طرف سے خود ڈی-سی نے لیز دیا تھا جو نکل وہ خالی پڑا ہے میں نے لیو زداں لے بیٹھا دیئے ہیں جب بھی وہ سینٹر کھول دے ہم اس کو ایک ہی دن میں خالی کرنے کیلئے تیار ہے اور دوسرا بات یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ چونکہ آٹا جو ہے ایران سے آرہا ہے جناب آٹا جو ہے جناب اگر آٹا سیکنگ ہوتا ہے تو وہ بکران اور دوسرا سے بارڈر سے غسلک ایریوں میں دستیاب ہے یہاں تو ایک ہزار میں ایک بوری بھی دستیاب نہیں ہے اور سراسر یہ میرے حلتے کے ساتھ ذیادتی

ہیں اور وزیر موصوف جو بے وہ غلط بیانی فرماتے ہیں سینٹر وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی اس مسئلے کا پتہ ہے کیونکہ یہ ذکر کی بار آیا ہے اس سینٹر کو فوری طور پر کھولنا چاہیے کیون کہ وہاں لوگ بہت تکلف ہیں سینٹر بنانا ہوا ہے اتنی بڑی جگہ بڑی بلڈنگ ہے وہ خواتین اور وہاں خالی پڑی ہوئی ہے اور ایک مسئلہ اس کا بھی میں بار بار ذکر کر چکا ہوں جو سینٹر وزیر مولا نا امیر زمان صاحب کو توجہ مبذول کرنا تھا ہوتا ہوں کہ وہ گزشتہ بھی ہم نے وہاں سانحہ آواران کے حوالے سے ایک ہسپتال کا مسئلہ تھا جو براہ ہسپتال ہے کوئی پچاس بستر وہ کا اس کا انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ گزشتہ جب اختر جان وزیر اعلیٰ تھے انہوں نے اس کو منسوخ کیا تھا جب کو انہوں نے یہ نقطہ اعتراض کا یہ واضح کیا تھا اس حال میں کہ انہوں نے کبھی اس کو منسوخ نہیں کیا ہوا تھا تو میں اسکا بھی جواب چاہتا ہوں کہ آیا اس سال اس کو اے-ڈی-پی میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا ایک اور مسئلہ ہے وہ انہوں کہا ہے کہ ملکے تحصیل کیلئے انہوں نے پی-سی ون تیار کیا گیا ہے کہ وہاں ایک سینٹر کھولا جائے اور اس میں ذکر یہ ہے کہ دوسو پچاس بوریاں اتحادیہ ہیں ہزار کی آبادی کیلئے ملکے ایک بہت بڑا تحصیل ہے دوسو پچاس بوریوں کے سینٹر بنانا بیکار ہے کم از کم اس کیلئے ایک ہزار بوری سے کم سینٹر وہاں نہیں بنایا جائے شکر یہ۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب کو مرٹوٹ چکا ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالرحیم خان مندو خیل۔
عبدالرحیم خان مندو خیل: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے
محنتے زیر و آور میں اپنے معروضات پیش کرنے کا موقع دیا تو ان میں جناب والا آپ کو علم ہے کہ ہمارے
صوبے میں تعلیم کے بارے میں جو خجی اداوے ہیں وہ کسی قانون کی اصول کے پابند نہیں ہیں اور انہوں نے
داخلہ فیس اور دیگر جو فیس ان کی ہے تو پہلے ہی سے بہت زیادہ یعنی لوگوں کے برداشت سے زیادہ
رکھے ہیں اور پھر اس میں مسلسل بغیر کسی اصول اور قاعدے کے اضافہ کرتے ہیں۔ میں اسکوں میں اور دیگر
اسکولوں میں باقاعدہ داخلہ فیس اور ماہانہ فیس میں اضافہ ہوا اس پر ہم نے آئیلی میں پہلے بات کی گورنمنٹ
نے یہاں بظاہر یقین دہانی بھی کرائی لیکن افسوس ہے کہ اس مسئلے کو اب تک حل نہیں کیا گیا ابھی اسکوں کے

بچوں کے امتحانات ہو رہے ہیں اُن تیس جون کو جب بچے امتحان کیلئے گئے تو متعلقہ انتظامیہ نے بچوں کو امتحان دینے سے روکا۔ اور مطالبہ کیا کہ بارہ سو ماہنے کی بجائے اٹھارہ سو فیس لیا جائے گا اس پر مذاکرات ہو رہے تھے اور حکومت نے بھی یقین دہانی کی تھی کہ مذاکرات کریں گے اور مسئلہ کو حل کریں گے لیکن ابھی تک وہ مسئلہ حل نہیں ہوا اور وہ انتظامیہ اس بات پر اڑی ہوئی ہے اور اُن تیس جون کو ڈیزیر ہو بچوں کو مختلف کلاسیں کے امتحان سے روک دیا گیا میں اس مسئلے پر جناب آپ کی توجہ دلانے چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم ہے یعنی بالکل زیادتی ہے کہ بچوں کو امتحان سے روکیں یہ تو میرے خیال میں یہاں انگریزوں کی حکومت رہی ہے ہبھی ہم نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ امتحان سے بچوں کو اس لئے روک لیا جائے کہ وہ فیس نہیں دے رہے ہیں اتنی زیادتی ہمارے ایک جمہوری اور آزاد ملک میں جس کا ہمارا دعویٰ ہے لیکن ابھی بچوں کو امتحان سے روکا گیا ہے اُن تیس تاریخ کی بجائے تمیں تاریخ کو ہوا۔ آج کم جوالائی ہے آج ایسی صورت حال ہے بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں گورنمنٹ سے خصوصی طور پر یہ ریکویسٹ کروں گا اور یہ لوگ حقیقت میں ہمیں مجبور کرتے ہیں یہ جو احتجاج ہے اس پر ہمارے مشرصا جبان نا راض ہو جاتے ہیں یعنی اس پر ہم احتجاج کیوں نہیں کریں بچوں کو امتحان سے روکا گیا ہے تو پھر اگر آپ اسیلی کے دروازے پر ہوتے اور کوئی مشرصا جبان اگر آپ پر کلاشکوف نکالے آپ گالیاں دے کیا یہ جائز ہے ہماری عرض ہے کہ۔ (مدخلت) آپ گورنمنٹ ہیں وزیر داخلہ صاحب جائے سینئر مشرصا جبان بھی جائے اگر ہم نے کہیں روڈ بند کیا تھا تو بالکل ہمارے جس آدمی کو گولی سے مارنا چاہیں مار سکتے ہیں۔ جناب ہمیں وہ اس حد تک مجبور کر رہے ہیں کہ ہمیں عوام کو واقعیت ہم شہروں کو بند کریں ہم روڈوں کو بند کریں احتجاج کریں حتیٰ کہ سووں ڈس اوبی ڈنس کریں جس صوبے میں گورنمنٹ کا یہ کنٹرول نہیں ہے کہ اسکوں سے بچوں کو امتحان سے روکا جائے اور گورنمنٹ پچھنہ کر سکے ہر صورت میں یہ آپ کے نوٹس میں لایا ہوں اور ہاؤس کے نوٹس میں لایا ہوں اور اس پر فوری کارروائی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ (مدخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر شکریہ۔ گزشتہ چند دن پہلے جناب کمشنر کوئے نے ایک اشتہار کے تحت کوئے

کے مختلف علاقوں میں لوگوں کے روٹ پر مت کے اجر کے لئے اعلان کیا تھا اس کے خلاف ٹرانسپورٹر
ہرگز تال پر زدؤ پر بیٹھے ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کا مسئلہ ہے یہ دفعہ طور پر مسئلہ ہے اس گرفتاری میں
اس مصروف دور میں لوگ و سڑب ہوتے ہیں تو میری حکومت سے گزارش ہے کہ یہ جو روٹ پر مت دینے کا
اعلان کیا ہے ٹرانسپورٹر کا جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم اعتماد میں لے کر کوئی فیصلہ کیا جائے تو میری حکومت
سے پھر اپیل ہے کہ جو بھی مسئلہ ہے اگر روٹ پر مت عوام کی سہولت کے لئے اجر کیا ہے نئے ٹرانسپورٹر کو جو
روٹ پر مت دینا ہے اور ٹرانسپورٹر ایسوی ایشن ہے اس کو اعتماد میں لے کر کوئی فیصلہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب میں وزیر اعلیٰ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب
دلانے چاہتا ہوں جناب والا کونہ سے پیشیں تک نیشل ہائی وے کی جو روڈ ہے وہ اس ختنہ حال میں ہے کہ
کوئی سے پیشیں جاتے ہوئے ابھی دو سخنے کا نام لگتا ہے جناب والا یہ ابھی انٹرنیشل روڈ بن گئی ہے تو یہاں
بلیلی کے ساتھ جو دو ماہ عرصہ ہوا ہے تو نا ہوا ہے افسوس کی بات ہے کہ جو اس کیساتھ کچھ روڈ بنائے ہوئے
ہیں اس میں روزانہ اور یہ جو پل روٹ چکا ہے اس وقت سے اس میں چار پانچ بس اور ٹرک اٹ گئے ہیں
اس میں جانوروں کو خطرہ ہے انہوں نے جو کچھ روڈ بنائی ہے آپ خوب چیک کریں کہ ایک گاڑی کے گزرنے
کا راستہ ہے دوسری طرف بڑے بڑے کھنڈے پڑے ہوئے ہیں اور جناب والا یہ جو پل بن رہا ہے اس
کے پہلے دو گاڑریں وہی نکال کر جو نیز ہے ہو چکے ہیں اس کو سیدھا کر کے واپس اس پر ڈالا جا رہا ہے اس
پر وزیر اعلیٰ جناب والا خاص توجہ دیں یہ نیشل ہائی وے ہے آپ سمجھنے کو کہہ دیں کہ پیشین تاکوئی جو روڈ ہے ختنہ
حال میں ہے۔ اور ایک اہم بات ہے کہ گندم پر جو سہیڈی ختم کر رہے ہیں اس کو ختم کیا جائے کیونکہ عوام
کیلئے ایک بڑا مسئلہ ہے ہمارا ذاتی مسئلہ نہیں ہے اس کو حل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل: شکریہ جناب اسپیکر۔ آج زیر اور میں، میں جس مسئلے پر بات کرنا چاہوں گا
مسئلہ وہی جس پر ایک آف آرڈر پر میں نے بات کی تھی اس کا کچھ حصہ ہے جس پر ایک آف آرڈر پر ہم
نے بات کی تھی۔ جناب اسپیکر! اگر شدت کی وقوف سے یہاں پر عدم تحفظ کی ایک فناء جو پیدا ہوئی ہے اس میں

یہاں پر بلوچستان کے لوگ یہاں پر بننے والے تمام طبقوں کے لوگ اس سے متاثر ہو رہے ہیں لیکن گزشتہ دنوں سے وہ ایک طبقہ جس نے ہمیشہ قانون کی رکھاوائی کرتے ہوئے لوگوں کو قانون کے اس دائرے میں رہتے ہوئے لوگوں کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی ہے آج اس دور میں وہی طبقہ آج متاثر ہو رہا ہے اسکی چند مثالیں آپ کو دوں گا۔ جناب اپنے۔ ایک سینٹر و کیل اسلام چشتی پر فائزگنگ کی گئی اس کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے۔ آج تک پتہ نہیں۔ اسکے علاوہ مندرجہ اس ایک ایڈو و کیٹ تھے اسکے آفس میں اس پر فائزگنگ کی گئی کل کی بات ہے کہ ایک سینٹر و زیر اعلیٰ احمد کرد کواغواہ کر دیا گیا۔۔۔ سوری و کیل کواغواہ کر دیا گیا۔

میر اسد اللہ بلوج (وزیر) : پوائنٹ آف آرڈر بابا یہ سینٹر و وزیر ہیں یا وکیل ہیں جناب؟

سردار محمد اختر مینگل : میں نے آپ سے کہا کہ وکیل۔ آپ کی بھی زبان پیک ہیئتھ پر لکھتا ہی ہماری بھی لزکھڑاتی ہے ابھیں کوئی بات نہیں ہے۔ اب ان کے پیچھے کیا عزم ہی وہ وہی لوگ جانیں گے جنہوں نے حرکت کی ہے اُسی ابھیں پانچھل مونیو political motive ہیں۔ اُنکے پیچھے کرمل مونیو ہے یا اُنکے پیچھے کوئی اور مونیو ہیں وہ جو کرنے والے ہیں یا خاموش بیٹھے ہوئے ہیں اُنکے پیچھے یہی بات انہی کو پتہ ہو گی اور اس پر سونے پہاڑ کہ یہ کہ ان سے آج ہم احتجاج کا حق بھی چھین رہے ہیں۔ جناب اپنے ہمارے نشر ہوم نے جو اجتماع ہو رہا تھا اس بار، bar احتجاج کر رہے تھے وکلاء ان سے جا کے ملاقات کی انکو تسلی بھی دی کسی حد تک، ابھی ہم ان سے مل کے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ انکی تسلی سے ہم کسی حد تک مطمئن تھے لیکن کہتے ہیں کہ کل جب ہم رپورٹ درج کرانے گئے اے سی کے پاس اور ڈی اسی کے پاس کہی ایک سینٹر ہمارے وکیل غائب ہیں کل سے ان کا کوئی پتھکا ہا نہیں مل رہا تو انہوں نے بولا کہ آج نہیں آپ کل آ جائیں، کل کا مطلب اس کیس کو اور وچیدہ کرنا ہے۔ ایک دن میں پتہ نہیں دھنچ جو اغواہ ہوا ہے وہ ایک دن میں پتہ نہیں کہاں پہنچ جاتا۔ تو انہوں نے انکی وہ رپورٹ لکھنے سے بھی انکار کر دیا انکو اس بات پر نال دیا کہ آپ آج نہیں کل آ جائیں۔ یہ کوئی معمولی نوعیت کا مسئلہ نہیں تھا آج اس صوبے میں وکلاء خوف ظن نہیں ہیں سوائے ہمارے وزراء اور ایم پی ایز کے علاوہ۔ جو ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں باقی تو تمام کے

تمام محفوظ نہیں ہیں۔ کیونکہ شاید ہم میں وہ قبائلی وہ ایک قوت ہے اسکی وجہ سے یا حکومت کی وہ قوت ہے اسکی وجہ سے ہم محفوظ ہیں اس صوبے کا کوئی ایسا طبقہ جو اس صوبے میں محفوظ ہے اسکا نام یا اس کی طبقہ کی نشاندہی کی جائے۔ جناب اپیکٹر تو اس سلسلے میں حکومت نے کیا ایکشن لیئے ہیں وزیر صاحب نے تو ان کو تسلی دی لیکن وہ ابھی تک اس بات پر احتجاج کر رہے تھے انہی کے ہی کیفیت کی اپنے ہی کو یہ colleague کی وجہ سے کہ انہوں نے اُنکے ساتھ زیادتی کی ہے اُنکے باڑی گارڈوں نے ان پر بندوق جو ہے ہٹ کیجئے اسکی میرے خیال میں وزیر صاحب خود ہی فرمائیں گے کہ کیا کیا اُنکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وزیر صاحب کی کچھ مجبوریاں ہیں وہ شاید سب کچھ باشیں یہاں پر کرنہ پائیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ As a Minister Home اُنکو وہاں پر کھڑے ہوئے اگر وہاں پر دیکھوں نے زیادتی کی تو ان کے خلاف ایکشن لینا چاہئے تھا اگر اس وزیر نے بھی زیادتی کی ہے As a Minister ان کو وہیں پر ایکشن لینے سے کیا کا واث تھی وہ فیصلہ خود ہی کروں گے۔ Thankyou جناب اپیکٹر۔

جناب ڈپٹی اسپلائر: جعفر خان مندوخیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اپنے کراؤں کی اجازت سے۔

جناب ڈیٹی اسپلیکر: جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (منشر ہوم): جناب اپنے سردار صاحب نے یہ لاءِ ایجڑ آرڈر کے اوپر جوبات کی ہے واقعی یہ حقیقت ہے کچھ دنوں سے دو تین دیلوں کے ساتھ ایک اسلام چشتی صاحب، میرے اپنے وکیل تھے جو بڑے معزز اور سینزروکیل ہیں جب میں کیس لزر رہا تھا اپنے disqualification کا وہ میرے وکیل تھے اسکے ساتھ ایک واقعہ ہوا اسکے بعد سرندرد اس وکیل ہے یا کیا اسکو چیمبر میں بنڈ کر دیا اور پرسوں یہ پھر آیا ہے کرو والا معاملہ انکا ہم نے تقریباً سب کافیں لیا ہوا ہے جیسے ہی اسلام چشتی کا اسوقت میں اسلام آباد میں تھا یہ اطلاع مجھے آئی میں نے فوری انکو اطلاع دی ہے وہ تمام all of efforts کر رہے ہیں اس کے اوپر اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے بھی سے اور سرکاری ذمہ داری کی وجہ سے بھی کہ وہ آدمی کسی نہ کسی طرح ان کے اوپر ہاتھ دلانا جائے بعض کسرا ایسے بلا بیویہ ہوتے ہیں کہ ان پر پولیس بھی فیل ہو جاتی

ہے اور یہ آج کا سردار صاحب خود ہی چیف منڈر ہے جس کی بھی بعض کیسر میں شاید یہ پر ابم پر اہوئیں
ہم لوگوں کو یہ پر ابم پر اہو تھا بلکہ میں جو اپنے ایس نو ہے وہ اس علاقے کا ذہنی ایس پی بھی ہے اسکے پاس
میں نے کہا کہ تم جاؤ گھر دوبارہ جاؤ پرسوں میں نے بات کی ہے کوئی بھی کچھ بھی شک دشہات کی طرح
ہو کے یہ وہ معلوم ہے انہوں نے ایک دو آدمیوں کا ذکر کیا تھا اسی پارٹیز کا آپس میں تھا کہ ایک کے حق میں
فیصلہ ہو گیا دوسرے نے شاید یہ کہا ہو۔ اس کے اوپر بھی ہم نے کارروائی کی کوئی اسکا اس طرح سامنے چڑھنیں
آئی کہ جس میں ہم انکو بند کر سکے۔ جس طرح کوئی اسکا اس طرح سامنے چڑھنیں آئی کہ جس میں ہم کو بند کر
سکے۔ جس طرح کوئی پروف آتا ہے سامنے کوئی investigation میں کوئی بات آتی ہے all out
effort کیتے ہیں انشاء اللہ آگے بھی اسکو نہیں چھوڑیں گے۔ ہو سکتا ہے یہ بعض اوقات واقعتاً بھی میں نے
اس situation کا پولیس سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ اس جگہ پر انہوں نے گاڑی روکی یا رک گئی پیچھے
سے موڑ سائیکل آ کر اسیں لگا موڑ سائیکل والوں اور انہا تکرار ہو گیا اور چشتی صاحب انہر پیش ہوئے تھے
اگر انکے اوپر کوئی انہوں نے وار کرنا ہوتا تو شاید اس وقت جب وہ ڈرائیور سے تکرار کر رہے تھے تو اس وقت
چشتی صاحب کے اوپر ڈارکٹ client سامنے بھی وار کر سکتے تھے وہ ڈرائیور گھبرا گیا اس نے گاڑی بھکائی
تو پیچھے سے اسے فائرنگ کر دی تو فائز کا motive کیا تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غصہ میں آکر کے جیسے ہم
لوگوں کا آجکل تو ماحول ہی ایسا ہو گیا ہے اپنے شلی افغان وار کے بعد کے ہر ایک کے پاس پستول بھی ہے ہو
ایک کے پاس کلاشکوف بھی ہے اس واقعتاً غصہ میں آکر فائرنگ کر دیا ہو وہ جا کر نے چشتی صاحب کو لگا بہر
حال لگ گیا یہ ایک افسوس ناک بات ہے یا واقعی اسکے خلاف کوئی motive ایسی ہم
investigation کر رہے ہیں اور all out effort کریں گے انشاء اللہ اس میں کوئی کمی نہیں
چھوڑیں گے۔ وہ دوسرے کو arrest کر لیا ہم لوگوں نے اسی وقت وکیل کے چیمبر پر قفسہ کیا تھا اور یہ
پرسوں کا جواب اقدم ہوا ہے علی احمد کردایہ وکیٹ جو گم ہیں کل سے شام سات بجے بھائی کے گھر سے نکلیں ہیں
زمینیں ان کی تیس کو میٹر کے لگ بھگ دہاں وہ جارہے تھے پھر واپس نہیں آئے یہ اسکا بھائی کو تشویش ہوا ہے
یہ بھائی کہہ رہا تھا کہ میں گیا ہوں میں نے زمینیں پر چیک کیا ہے دہاں ہمارے جو مزارے تھے انہوں نے

یہ بتایا کہ یہاں نہیں آئے ہیں اسکے بعد بھی مجھے وکیلوں نے بتایا کہ یہ لوگ ہیں اسکا بھائی گیا ہے اسے ہی بھی کے پاس اور ایس انجوں اوپری کے پاس۔ میں جب بات کر رہا تھا ان کے ساتھ وہ ایس انجوں اوپری نہیں ہے اس وقت کوئی سستی کی ہے یا ہاں مٹول کی ہے یا فوری ایکشن نہیں لیا اس کے اوپر تو میں نے انکو یقین دہانی کروائی کہ میں اسکی انکواڑی کرتا ہوں اگر واقعی اسکی سستی تھی یادوسری تھی خلاف ضابطہ اور قاعدے کے مطابق کارروائی کی جائے گی سچن بھی ہو سکتی ہے اس سے آگے بھی انشاء اللہ کر سکتے ہیں لیکن وہ یہ ہے کہ initial ایک complaint کرتا ہے سرکاری طریقہ بھی بھی ہوتا ہے کہ ڈائریکٹ کسی بھی سرکاری ملازم کو انکواڑی کے بغیر آپ سزا نہیں دے سکتے ہیں۔ واقعی اس میں اگر کوئی حقیقت تھی تو میں سمجھتا ہوں اگر انہوں نے بیان دیا ہے کوئی ذاتی دشمنی تو اسکے ساتھ نہیں تھی واقعی کوئی ذیارتی ہوئی ہو گی انشاء اللہ میں یقین دہانی کرتا ہوں کہ اسکے خلاف یہ کارروائی ہو گی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اور کل صحیح سے میں نے وکیلوں کو بتایا کہ بھائی کم سے کم کمشنزی چھٹی پر تھے ڈپٹی کمشنزی کمشنزیمر آباد اور ذی آئی جی حالانکہ ان کا پولیس رینچ بھی نہیں آتا ایریا بھی نہیں آتا یہاں ذی آئی جی جو ہماری اپیشل برائج ہے ان کو میں activate کیا ہے میں نے personally کوئی چھٹے زیادہ فون کیا ہے آج صحیح اسیبلی جیبراہ سے بھی colleague میٹنے ہوئے تھے کہ میں نے ان سے بات کی all out efforts کر رہے ہیں کل کمشنز گیا ہے انہوں نے جا کر کے علاقے کا دورہ کیا ڈپٹی کمشنز گئے ہیں ان کو کچھ مشکلات یہ پڑ رہے ہیں investigation کے واردات جس طرح یہ بتاتے ہیں یہ جو نشان ہوتے ہیں گاڑی کے جوسوز کی جیپ انہوں نے بتائی اس ہی نشانات کے رندھات (نشان) کسی طرف بھی نہیں جاتے وہاں جو چھین ہیں ان چھینوں سے بھی معلومات کیا تو انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کوئی گاڑی یہاں سے نہیں گز رہی ہے بہر حال ہم کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ یقین دھانی کرتا ہے ہیں کہ جلد سے جلد اس مسئلے کو ہم حل کر لیں گے۔ اس کے مساوئے میں نے کمشنز کو بھی کہہ دیا کہ بھائی آپ قبائلی طور پر لوگوں کو بھی active کر دیں تاکہ کوہہری سے کوئی clue مل جائے بعض وقت حکومت کو clue نہیں ملتی ہے اور گاؤں والوں کو پتہ ہو جاتا ہے میں نے کہا اس طریقے سے بھی آپ اپنی کوشش کرے

اس میں لگئے ہوئے ہیں ابھی انشاء اللہ جو انکے ساتھ ہماری بات ہوئی ہے اس پھر ہم لوگوں نے ان کو مطمئن کیا ہے رہ گئی ابھی سردار صاحب والی بات سزدار صاحب گاڑی میں آرہے تھے انہوں نے دروازہ بند کی اور گاڑی آگے کیا انہوں نے گاڑی کو مارا یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پوائنٹ آف ویو point of view سے وہ غلط ہے اب وکیل ہے ہمارے لئے محترم ہے باعزت ہے ہم سمجھتے ہیں کہ قانون کے رکھوائیں ہیں ان کیلئے بھی غلط ہے سردار صاحب کو بھی میں مانتا ہوں اگر وہ تھوڑا سا جو صد کر لیتے تھے شاید کچھ راستہ بن جاتا آگے آ جاتا لیکن اتنا بڑا اقصد نہیں ہوا اس وقت میں نے اس سے کہا کہ آپ رکیں وہ کچھ کریں گے لیکن ریمارکس پاس کرنا کسی کے اوپر وہ بعض وقت میرے اوپر کوئی اس طرح ریمارکس پاس کریں میں بھی رکیں ہوں گا بے عزتی برداشت نہیں کرتا ریمارکس پاس کرنا میں سمجھتا ہوں غلط ہے شیم شیم کہنا میرے خیال میں غلط ہے وہ ان کیلئے بھی غلط تھا کیونکہ وہ بھی دکلا ہے برادری تھے پہلے میں سردار صاحب سے کہتا ہوں کہ زیادتی ہو گئی اگر وہ تھوڑا سارے ک جاتے ان کو ہم کہہ دیتے راستہ تداریتے یا پیدل اتر کر آتے ہم بھی ادھر ہی کھڑے تھے عزت ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے انہوں نے بھی تھیک نہیں کیا اگر ہمارارض ہوتے ہیں تو نا راض ہو جائے خوش ہوتے ہیں تو خوش ہو جائے ہم اپنے بات کے ساتھ ۱۰۰٪ ایجاد ملک میں ہے جو بات آپ کو بتا رہے ہیں لازماً مجبوراً میں بھی نکل آیا وہ لوگ اس طرف چلے گئے اصل واقعی یہ جس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ ہم کوئی کسر باتی نہیں چھوڑیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلدی اس کا کوئی result دیدیں گے

thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر سردار عبدالرحمان کھیڑان صاحب۔
سردار عبدالرحمان کھیڑان (وزیر پر امگری ایجویکشن) : جناب اسپیکر شکریہ یہاں ایجویکشن کے حوالے سے جو پوائنٹ کی نشاندہی کی گئی ہے ہمارے اختر جان صاحب اور دوسرا مددو خیل صاحب نے پرائیوٹ اسکولوں کے بارے میں پرنٹ مویٰ جان کا پوائنٹ یہ تھا کہ لطف اللہ ولد علی بخش چوکیدار ہے ہائی اسکول میں اسکو سات ماہ بھرتی کیا گیا اور اب اسکو کلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اتنا طاقتور ہیڈ ماسٹر ہے کہ اب وہ منشروعوں کو بھی مجبور کریں گے اور کلاس فور کا کوئی بندہ ہے غریب آدمی ہے جس کوے

میں پہلے روز گار کیا تھا اب اسکو بے روز گار کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسکا اعلان سردار ثار خان صاحب سے
لیکن ایجو بیشن کے حوالے سے مشرکہ برنس میں آتا ہے میں ان کو یقین دھانی کرتا ہوں یہ نہیں کروہ live
reserve vacancy پر آیا ہے عارضی بھرتی ہوا ہے۔ وہ میں نہیں کہہ سکتا میں اس کی انکوارری کراؤں
گا آج ہی اور اگر یہ باضابطہ طریقے سے بھرتی ہوا تھا تو ہیڈ میٹر کیا میں کہتا ہوں اس اوپھی بھی اگر کوئی بھلا
بھی کہیں گی تو اسکو بے روز گار نہیں کیا جائے گا وہ امسکلہ مندو خیل صاحب کا پرائیوٹ اسکولوں کے فیس
کے بارے میں واقعی میں نے پہلے بھی اس ایوان میں کہا تھا کہ بالکل وہ لوگ بے ایمانی کرتے ہیں جیسے آج
کل شی اسکول کا مسئلہ ہے اس میں میرے بھی چار بچے پڑھر ہے ہیں اور رات عجیب سی صورت حال نی
ہوئی تمی امتحان ان کے شروع ہیں اور کاغذ جب وہ ہمارے پاس لا کیں تو وہ ایکش کمیٹی کے حوالے سے ہی
والدین متوجہ ہوں کل ہم اسکول کا گھیراؤ کر رہے ہیں اور آپ اپنے بچوں کو یا خود آنے کی زحمت گوارانہ
کریں۔ یہ کوئی ایک ایکش کمیٹی کی نی ہوئی ہے اس طرح سے اسکے امتحان ہو رہے ہیں کل وہاں ایک چھوٹا
سامسکلہ بھی اسکول میں کوئی بچہ تھا۔ بچہ نے اسکو پیار سے کہا اس طرح مت کرو تو اس نے بچہ کے ساتھ
بدتیزی کی اور اسکے والد نے پہل کو ڈھکی دی میری اطلاع کے مطابق کل سے پہل کراچی بھاگ گیا
ہے۔ آج انہوں نے والدین نے جو ایکش کمیٹی بنائی ہے انہوں نے گھیراؤ کیا ہوا تھا اس کے بعد سوا آٹھ
بجے ہم فون کرتے رہے وہاں کوئی Phone attend نہیں کر رہا تھا اس کے بعد جب فون اخھایا تو
انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ ہے۔ آج آپ اپنے بچوں کو اسکول نہ بھیجن۔ حالانکہ آج کا بچہ تھا دو تین دن کے
بعد انکوارری میں چھوٹیاں ہونے والی ہیں یہ واقعی ایک تینیں صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے لیکن ہمارے
چیف مشری صاحب نے اس پر خصوصی توجہ دی ہوئی ہے اور آج سے تین دن پہلے ہمارا ایک ادارہ جو میری
مشری کے under آتا ہے بلوچستان ایجو بیشن فاؤنڈیشن وہ ہم جو سالانہ پرائیوٹ اسکولوں میں ایک
لبی چوری لست بنانے کر لائی گئی ہے کہ جی ان اداروں کو آپ اتنی گرانٹ دے دیں تو ہمارے وزیر اعلیٰ
صاحب اس چیز کو نہیں مانا اور کہا کہ یہ چیز غلط ہے کیونکہ پرائیوٹ اسکول اپنی من مانی کر رہے ہیں جبکہ اس
سال ہم نے ان کو ایک کروڑ میں لاکھ روپے گرانٹ ایڈ کی صورت میں انکو دے چکے ہیں جو کہ وہ ضائع ہو

رہے ہیں ہمارا جو مقصد ہے معیار تعلیم بڑھے گا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ کہولت ہو تو اس چیز کو ہمارے چیف
مشتر صاحب نے نہیں مانتا اور اس پر ایک کمینی قائم کی گئی ہے اس کی ایک مینگ بھی ہو چکی ہے اس میں ہم
ایک مسئلے کو حل کرنے کیلئے ایک ایسا طریقہ کا راپنار ہے ہیں کہ اثناء اللہ آئندہ اجلاس میں ہم چاہتے ہیں کہ
اپوزیشن والے بھی کوئی ایسی چیز لے آئیں ہم اس پر قانون سازی بھی اور دوسرے انجویشن کے حوالے
سے بھی ایک طریقہ کا رہا ہے ہیں جس میں یہ روٹ کھوٹ والے ادارے ہیں ان کو ہم کسی طرح سے
monitor کریں اور کنٹرول کریں مجھے امید ہے کہ اللہ بہتر کرے گا اور یہ مسئلہ آئندہ اجلاس میں کسی نہ
کسی صورت میں ماہ اگست میں حل کریں اور پرائیوٹ اداروں کی جو من مانی ہے غریب لوگوں پر بوجھ ہے وہ
ہم کوشش کریں کہ حل کریں اور ہمارے پاس جو ۱۲ الیمن روپے ہیں ہم کوشش کریں گے وہ ادارے اپنا فیض
پچھے لا سینچ اور تعلیمی معیار برو ہالیں تو انکو گرانٹ ایڈ کی صورت میں مدد کریں گے تیرا منسلک تارا چند نے روڈ
پر لوکل بس والوں کے احتجاج ہیں اور روڈ بند ہے روٹ پر مت کمشنز کوئن نے جاری کئے ہیں اس کے باوجود
یہ روٹ پر مت جاری کرنے کا ہرگز مقصد یہ تھا کہ ہم کسی کو تکلیف دیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ عوام کو زیادہ
سے زیادہ کہولت ہو میرے خیال میں کئی سالوں سے کئی مخصوص روٹ پر مت ہیں ایک سے اتر کر دوسری
بس میں چڑھا دیا جاتا ہے اور بسوں کی حالت آپ نے خود بیکھی ہے لوکل بس چاہے بروڈی کی ہو چاہے
سریاب کی ہو یا اس طرف نواں کلی کی اگلی حالت بڑی ابتر ہے کوئی میں پلوش پہلے سے ہیں لیکن اس گاڑیوں
کا دھوان اور ان میر محمد عاصم کر دیکھو۔ معزز وزیر صاحب زیر و آور پر بول رہے ہیں یادوں کے پا اعث کا جواب
دے رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھمیر ان: جناب اپنیکر پہلے میں جوابات دے دوں اس کے بعد گیلو صاحب کو
موقع دیدیں۔ یہ لوکل بسوں کی حالت آپ حضرات نے خود بیکھی ہے کہ ان کی ابتر صورتحال ہے کہاڑی
سے جا کر ایک لاکھ پچھاں ہزار روپے کی بس لیکر لکٹوک چلاتے ہیں لوگوں کی کہولت نہیں تو اس پر base
کمشن صاحب نے روٹ پر مت جاری کئے۔ لیکن اس کے باوجود اگر انکی یو نین احتجاج کریں تو ہم کمشن کو حکم

دے دیں گے کہ وہ اسکے ساتھ بات چیت کے ذریعے اگر کوئی بہتر صورتحال عوام کی سہولت کیلئے نکلتی ہے تو ہم وہ بھی کرنے کو تیار ہیں ہمارا مقصد ہی عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ جناب سردار مصطفیٰ ترین صاحب نے جس پل کی نشاندہی کی ہے وہ کوئی سے پہلی کے درمیان کشم کے قریب ندی پر ہے یہ پل تقریباً انگریزوں کے دور کا بنا ہوا تھا اور اب اس نے اپنی میعاد پوری کر چکی ہے اور ایک شہنشہ وہ ثوث گیا تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے فوری طور پر حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ پی ایس ڈپی اور پیٹی ہمیں بحث میں اس کی ایلوکیشن ہوتی ہے لیکن عوایی مسئلہ نیشنل ہائی وے ہیں اس پر فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے اس کی دوبارہ تغیری شروع گردی ہیں اس کی کوئی میں کسی قسم کی کبی میش ہوئی تو میں محرز رکن سے درخواست کرو گا کہ وہ ہمیں نشاندہی کریں اس کے خلاف ایکشن بھی لیں گے۔ باقی گندم کی سہیڈی کا سردار مصطفیٰ صاحب نے جس طرح ذکر کیا ہم سمجھتے ہیں کہ اخباروں میں بھی آپ نے پڑھا ہو گا کہ گندم میرے خیال ساز ہے گیا رہ اور بارہ روپے کا کلو گھنچہ گیا ہے ہماری خواہش ہے کہ یہ سہیڈی دوبارہ بحال کی جائے تاکہ کم از کم غریب لوگوں کو ریلف ملیں۔ شکریہ جناب اپنیکر

میر جان محمد جمالی قادر ایوان: جناب اپنیکر آپ کی اجازت سے اس دن بحث اسیق کے بعد میرے خیال میں کچھ ہایے کامن پوچھت تھے جہاں ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں نے بھی تعریف کی سہیڈی آپ نے بھی ثتم کی ہے اور اس لعنت سے جان چھڑائی ہے جناب اپنیکر آپ کی توسط سے میں حزب اختلاف کو انوالوں کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ لا جو عمل بتائے کہ اگر ہم سہیڈی دے وہی مل آنے ہے سہیڈی پران کو سچی ریت ملتا ہے پھر بھی قیمت کم نہیں کرتا ہے اور نام ہی نہیں لیتے ہے قیمت کم کرنے کا دور دراز علاقوں میں ہم نے ایرجنسی کا ضرور بندوبست کیا ہے خدا نا خواستہ ایسی اگر نوبت آئی لیکن آپ کے توسط سے میں اپنی حکومت کی طرف سے وزیر خوارک صاحب کو اس کا چارج دیتا ہوں کہ حزب اختلاف والوں کے پاس بیٹھ کے ایک لا جو عمل تیار کریں کہ ہم کس طرح اس کو آگے بڑھائے پیسہ ہم دے پھر ہمارے وسائل تباہ ہو جائے ہم مشترک کے اس کا کوئی اچھا عمل نکالے میں چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف والے ہمارے ساتھ اس چیز میں ضرور شریک ہو کہ سہیڈی کو بحال تو کریں لیکن ایک بہتر صورت میں اس کا مسئلہ حل کریں

بہت شکر یہ جناب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسکی میں وضاحت کرو نگاہ سیدی جو گندم کا اربوں روپے گورنمنٹ سالانہ دے رہی ہے اس ایوان میں بھی آیا ہے اس کمیٹی کا سربراہ میں تھا جس میں یہ فیصلہ کیا کہ سیدی ہی واپس لی جائے اربوں روپے اس سال بھی اگر آپ دیکھیں گے ایک سو چھین کروڑ روپے رکھے گئے ہے انہی کے لئے اسکو پیکشیل ہم نے ذکر کیا عوام کو کوئی فاہدہ نہیں پہنچ رہا ہے میں خود پچھلے سال سے جو خرید رہا ہوں سائز ہے گیارہ روپے خرید رہا ہوں جو گورنمنٹ جس ریٹ پر دیتی ہے ان کو آنھ روپے سے زیادہ نہیں بیچتا چاہئے میں یہ سہولت کسی مل آنزو جاتی ہیں کسی محکیدار کو جاتی ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ کیوں اسکا فائدہ عوام کو نہیں ملے عوام کے اوپر بوجھڈانے کے لئے نہیں گیا آج بھی بھی یقین دہانی کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ کا بنیت نے کیا ہے کہ اگر کوئی ایسی بات آجائے کہ اگر وہ کہیں کہ جی یہ سیدی ہی ہے اس ریٹ پر گندم ہم کو ملتی ہے اتنا پابنی کا خرچ ہے اتنا ہم فلاں مار کیت میں ہم دیگا گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں گا لیکن ایک مل والے کو یا ایک محکیدار کو فائدہ جاتا ہے تو عوام کو اس میں کیا فائدہ ہیں اگر آنھ روپے سے وہ لوگ جا کہ سائز ہے گیارے روپے میں وہ لوگ بیچ رہا ہے تو عوام کو تو کوئی فاہدہ نہیں ہوا جناب اپنیکر اس کمیٹی کا چیزیں میں تھا جس میں فیصلہ کیا گیا اور خدا کا فضل ہے شریز کا سب کے اوپر زور ہو گیا میرے اوپر زور نہیں ہو سکا شکر یہ۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اگر اجازت ہو تو یہ سیدی کا مسئلہ عاصم صاحب آپ بات کریں پھر میں بولوں گا۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب یہ اہم مسئلہ سیدی کا۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: میر محمد عاصم صاحب آپ غیر حاضر تھے اب نام کا خیال رکھیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جی ہاں جناب اپنیکر اب میں اسکی وضاحت کروں جعفر صاحب آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اسکا جو ڈاٹریکٹ اثر ہو رہا ہے وہ عوام پر ہو گا کیونکہ یہ عوام کو سورپے بوری پڑھتا تھا اب کوئے میں آپ جدھر جائے تو ڈایرکٹ سورپے یہاں پر مہنگا ہوا بھی سارے بلوچستان میں قحط سالی ہیں ہمارے

دہاں بولان میں اس دفعہ بالکل فصلیں نہیں ہو گے ہیں جناب اپنے صاحب بلخوص ہمارے یہ ضلع
مستونگ میں اور سارے بلوچستان میں قحط سالی ہے اگر سبیدی کو بحال نہ کریں تو اس میں جتنے بھی مژو وغیرہ
ہے ان کو آپ کنٹروں کریں وہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے عوام کی تو نہیں ہے آپ مژوا لے تھیکدار ہیں
دوسرے ہے تیرے ہے اسکو کنٹروں کرنا آپ کی ذمہ داری ہے یہ تو عوام کی ذمہ داری نہیں ہے ابھی اپنے صاحب
صاحب غریب عوام فاقہ کافتا ہے ان کی طرح پستہ بادام نہیں کھاتا صرف آٹا کھاتا ہے اپنے صاحب
دو وقت کی روٹی اگر وہ بھی آپ اسے سنتے دام پر نہیں دیں گے تو وہ بچارے کیا کریں گے ابھی اپنے صاحب
فصل بھی آپنی ہے سازھے گیا رے سوبارہ سوپر بوری ہوا ہے اگر یہ تین چار مہینے گز رجائے تو دو ہزار تک
بوری لگ جائے گی آپ بتائے اپنے صاحب یہ مژد و روز وغیرہ سبیدی کی اسے دو ہزار روپے تنخوا نہیں ملتی وہ بچارہ
ایک بوری لے کر کیا کرے گا اسے آٹا بھی نہیں ملے گا کھانے کے لئے جناب اپنے صاحب سبیدی کو بحال کیا
جائے جوان کے مل اوزز ہیں جو یہاں سے جاتے ہیں اسے کنٹروں کریں کنٹروں کرنا انہی کا کام ہے جناب
اپنے صاحب نہیں ڈاڑھیکٹ سارے اسکو ختم کریں تین صوبوں میں ہے چناب میں ہے مندھ میں ہے
سرحد میں ہے اور جناب اپنے صاحب بلوچستان میں بھی ختم کیا جائے کیوں کہ اپنے صاحب کوئی وجہ تو ہے بالکل یہ
بوجھ عوام کے اوپر آئے گا جناب اپنے ابھی سے دوسروپے مہنگا ہو گیا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی اسپلیکر: عبد الرحیم خان مندوخیل۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اپنے صاحب میں آپ کا تابع بدار ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ مسئلہ ہے
سبیدی کا جناب یہاں پر مسئلہ یہ ہے وہ وہاں جو گندم ایک سیر مثلاً آٹھ روپے میں ہم لیتے ہے سبیدی
دے کر جناب والا ذرا توجہ کریں جناب والا۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: عبد الرحیم خان صاحب آپ اصل پوائنٹ پر آجائے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جی جناب والا میں اصل پوائنٹ پر آرہا ہوں انشاء اللہ آپ بھی کہہ دے
گے اصل مسئلہ ہے جناب جب سبیدی ہم سبیدی دیتے ہیں عوام کے خزانے سے تو سیر آٹھ روپے ہے
یہاں گورنمنٹ گودام سے تقریباً چھر روپے سیر فروخت ہو جاتا ہے اسکے معنی ہے عوام کے لئے دور و پے کے

لئے رعایت پہلے ہی اس کے فروخت پر اب یہ مسئلہ ہاپیدا ہوتا ہے مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ بھوئی طور پر نرخ کنٹرول نہیں کر سکتے میرے پاس حساب ہے جیسے آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم وزیر صاحب کے ساتھ بنیس گے چھ روپے اسکے فروخت ڈولائی معلوم ہے کہ اتنے روپے باقاعدہ معلوم بات ہے کہ سائز ہے سات سو اتنے روپے دکاندار کو یا مل اوزر زکو معلوم ہے کہ اتنے روپے باقاعدہ معلوم بات ہے کہ سائز ہے سات سو سے زیادہ تمام خرچ ملا کر منافع بھی دکاندار کا یا مل اوزر کا سب ملا کر سائز ہے سات سورپے آنھ سوروپے سے کبھی نہیں بڑھتا لیکن چونکہ مل اوزر زخ کی پابندی نہیں کرتے دکاندار زخ کی پابندی نہیں کرتے گورنمنٹ اب سے زخ کی پابندی نہیں کرواتے اس لئے لوگ یہ جوان سے اپنا منافع لیتے ہے اس منافع کو سو گناہ بڑھا لیتے ہے اور وہ ہزار گیارہ روپے میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مندو خیل صاحب ذرا اختصار سے کام لجھے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: آپ حساب مانگ رہے تھے میں تو آپ کو حساب بالکل صحیح دے سکتا ہو اور انشاء اللہ حساب بالکل صحیح ہو گا تو اب مسئلہ ہے زخ کے کنٹرول اگر آپ انکی ہی سہیڈی کی نکالے گے نوروپے میں جو سیر وہی نوروپے یا آٹھوا لا یہاں ابتدائیں ہو گا تو جب آٹھ روپے نوروپے میں ہو گا تو اس کے معنی ہے پھر آپ زخ بھی کنٹرول نہیں کرتے ہیں تو اسکے معنی ہے ڈولائی بھی ہے سپائی بھی اس میں ہو گا اس میں دکاندار اور اوزر کا منافع بھی ہو گا اس کے معنے ہے جو آج سہیڈی کے ساتھ سائز ہے تو سو میں فروخت ہو سکتا ہے وہ بغیر سہیڈی کے گیارہ سورپے میں تو اس نے فروخت ہونا ہے آپ مہربانی کریں سہیڈی بالکل دے نہ رائیک نمبر دو جیسے کہ میرے معمتم دوست نے کہا کہ بالکل صحیح ہو رہے ہیں مجھے یہاں مال لاتا ہی نہیں ہے دوسرے انکی کام کر رہے ہے ادھر سے لکھر ادھر سے زخ تو نتیجہ ہے کہ ایک ہزار۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم آپ تقریر کر چکے ہیں ابھی صرف آپ وضاحت کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب میری عرض یہ ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب کا وہ جواب ہم بالکل تائید کرتے ہیں آپ اپنی جو گورنمنٹ ہے آپ کی منتشری اس کے ساتھ آپ ہمیں بخا کیں ہم ان کو حساب

دینگے پھر آپ منگوئیں حساب ہم آپ کو دیں گے اس سے زیادہ لیکن نرخ کی پابندی آپ پر ہے آپ نرخ کی پابندی کریں انشاء اللہ سعیدی رکھیں بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترم وزیر اعلیٰ صاحب یہاں مولانا امیر زمان صاحب تو تھے نہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر جہاں تک سعیدی کی بات ہو گی جعفر خان صاحب نے میرے خیال میں واضح الفاظ میں کہا تھا کہ جو ہر سال ہم کوئی ۲۶ کروڑ روپے دے رہے ہیں پونے دوارب روپے ہم ہر سال سعیدی گندم کے حوالے سے دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ذرا توجہ سے نے عاصم صاحب ذرا توجہ سے نے آپ جی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): مسئلہ یقیناً اہمیت کا مسئلہ ہے ایک سمجھیدہ مسئلہ ہے اور جب ہم اتنے پیسے سعیدی میں دے رہے ہیں اور اس کے باوجود میرا یہ یقین ہے کہ عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے یہ یقین بات ہے یہ پیسے یا کسی محکیدار کی جیب میں یا افسر کی جیب میں جا رہے ہیں یہ بات صحیح ہے مجھے یاد پڑتا ہے کہ سردار اختر صاحب کے زمانے میں ایک کمیٹی بنی تھی اس کمیٹی نے جو مفارشات مرتب کیں وہ بھی اس وقت پڑے ہیں تو جیسے جان صاحب نے کہا تھا کہ متعلقہ وزیر پیش کو میٹس بھی نکال دیں جو اس کمپنی نے کچھ تجاویز دیے تھے وہ بھی ماتحت ہوا اور یہ محترم ارکان آپس میں بینہ جائیں اس پر میرے خیال میں ایسے سمجھدی سے غور کریں کہ گورنمنٹ کے جو پیسے جا رہے ہیں یہ کہا جا رہے ہیں آپ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے زور اور محکیدار جیسے اس نے نام نہیں لیا میرے خیال میں شریز اب شریز کا میرے خیال میں یہاں پر زور نہیں ہے باقی ساری دنیا پر زور ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسے زور اور اسکے سامنے جو آپ جاتا ہے پھر تیار ہو کر جائیں یہ معاملہ ایک سمجھیدہ معاملہ ہے اس طرح سے نہ لیا جائے دوسرا جناب اسپیکر میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت جتنی بھی خوراک کی چیزیں ہیں وہ فوڈ ہے جو سپلائی نہیں کرتے مثلاً چینی ہے، پیاز ہے، چاؤں ہے، گھنی ہے جو بھی ہے آپ لے لیں اپنے مارکیٹ میں ملتے ہیں۔ اس میں مشکلات نہیں ہے پہلے چینی بھی کنٹرول کے حوالے سے تھا وہ باقی چیزیں بھی کنٹرول کے حوالے سے ملتی ہیں اب اس وقت یہ اپنے مارکیٹ میں آئے لیکن اس کے باوجود اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ صرف مشکل گندم کے حوالے سے آرہا

ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں گندم کے جو حوالے سے ہے کچھ غضرت ہے کچھ مسئلہ ہے۔ اگر آپ دیکھیں والے ہے خوارک کی چیزیں ہیں جاولے ہے خوارک کی چیز ہے اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ نکوئی صوبائی حکومت اس میں سمجھی دیتی ہیں لیکن گندم میں سمجھی دی بھی دے رہی ہیں اور عوام کے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے تو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی غضرت کو جزو سے نکالنے کیلئے یہ کمینی یقیناً بینہ جائیں اگر اس سمجھی دی کافاً مسئلہ ہے اور عوام کے یہاں تک پہنچتے ہیں اور ویسے گورنمنٹ کا انتظام ہو رہا ہے اور عوام کیلئے اسی رہیت پر مل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ٹرانسپورٹ کا کرایہ ہم دے رہے ہیں ہیں بوری کا کرایہ ہم دے رہے ہیں آپ مثال لے لیں شہر میں جو خالی بوری ہے وہ کم از کم آپ سے زیادہ خرید لیں تو میں روپے اس کی قیمت ہو گی اس وقت گورنمنٹ آف بلوچستان اس کے ۲۳ روپے دے رہی ہیں تو اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ۷۴ روپے خالی بوری ہے یہ کس کی جیب میں جا رہے ہیں معلوم ہے کہ تجھیکار کی جیب میں جا رہے ہیں جو سپلائر ہیں اس کی جیب میں جا رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں۔

سردار عبدالرحمان ھمیر زمان (وزیر تعلیم)۔ جناب اپنیکر پوائنٹ آف آرڈر مولا ناصاحب نے کہا۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: محترم سینئر پسٹر ہو وزیر اعلیٰ صاحب کی بات کے درمیان پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہ اٹھائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): تو میری رائے یہ ہے کہ اگر سمجھی دی کافاً مسئلہ عوام کو پہنچتا ہے تو یقیناً یہ خزانہ عوام کا ہے یہ پیسے ہم کے ہیں عوام کو دینا چاہیے اگر فائدہ ایک فرد کو پہنچتا ہے یا ایک یہود کریٹ کو پہنچتا ہے تو پھر اس کو نہیں دینا چاہیے باقاعدہ اس پر غور کریں ہم نے اس پر کچھ توجہ دیتے بھی کرنے ہیں اور ہم نے کچھ مشکلات بھی برداشت کرنے ہیں تو لہذا میری رائے یہ ہے کہ اس پر ہم باقاعدہ بینہ جائیں اور اس کو ہم ایک سنجیدہ مسئلہ لے لیں اس طرح وہ کمینی ہو فوڈ پسٹر کی سربراہی میں باقاعدہ بینہ جائیں پہلے سے بھی اس کمینی کے ارکان ہیں میرے خیال میں جعفر خان صاحب آپ ہیں اور بھی کچھ ساختی ہیں وہ بینہ جائیں اس پر دوبارہ غور کریں کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی سردار عبدالرحمان کھیتران صاحب کچھ بولنا چاہیں گے۔ آپ میں سے۔
میر محمد علی رند (وزیر خوراک): اس طرح ناجائز الزام لگانا ایک غلط بات ہے۔ (مداخلت)۔
شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ایک محکیدار نے ہمارے کسی دوست کو بتایا ہے کہ ہم نے پہلے کسی ایک کو آدمی سال کے چودہ کروڑ روپے ہم دیتے تھے ایک آدمی کو سبیڈی پر ایک محکیدار نے ہمارے ایک دوست کو بتایا تھا جن کا نام میں نہیں لوٹا کہ ایک سال کا ہم چودہ کروڑ روپے ایک آدمی کو کیش دیتے تھے۔ (ازان)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پھر اسد اللہ بلوچ صاحب جی۔
پرس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر پر اگر اجازت دیں۔ میں گزارش کروں گا جعفر مندوخیل صاحب نے ہر بڑے بار یک الفاظ میں کہے وہ اذان آگئی تھی میں لوگوں نے نہیں سن اگر وہ پھر دھرا میں وہ الفاظ تو سب لوگ سن سکے جو لفظ جو بولنا چاہتے ہیں وہ ہر بڑے اہم ہیں وہ اگر بول دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے سب کو یقین دھانی کرائی انہوں نے اچھی تجویز پیش کی اس پر ابھی میرے خیال مزید ہم لوگوں کو نہیں بولنا چاہیے نام نہیں ضائع کرنا چاہیے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب ڈپٹی ہنچ گیا نماز کا وقفہ کر دیں اور پونے دو بجے ہمارے وزیر خزانہ صاحب کھانا دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ کے لئے اس قرارداد کو پیش کر دیتے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں قرارداد دیں تو آپ کی تین چار ہیں پھر کیا کریں گے ایسا ہے کہ نماز پڑھتے پونے دو بجے ادھر کھانے کا بندوست ہے کھانا کھا کے چار بجے واپس آ جائیں گے ایسا کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ نہیک ہے ابھی صرف پانچ منٹ اس میں لگ جاتے ہیں چونکہ اس وقت میں صدارت کر رہا ہوں یہ قرارداد میری ہے لہذا میرے بجائے مولانا امیر زمان صاحب اس قرارداد نمبر ۶۸ کو

پیش کریں۔ زیر و آور تکمیل ہو گیا زیر و آور تکمیل کیا ہم نو گوں نے۔
میر محمد عاصم کر دیکھو: جوابات نہیں ملے ہیں جتاب تکمیل وہ اپنی طرف سے انہوں نے تکمیل کی سب جوابات نہیں آئے ہیں ہاؤس میں۔

عبدالرحیم خان مند و خیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔ جناب والقرار داد کا نام تم ہے اور ہر سے نماز کا بھی وقت بھر تو ہم رکھو سکتے کریں گے یا تو قرار داد آنے تک ممبران سے درخواست ہے کہ وہ قرار داد اس ذرا آسانی اس کو پاس کر دیں ورنہ پھر اس اجلاس کو مہتوی کر کے آپ مہربانی کریں مطلب یہ جناب والا آپ فیصلہ کریں۔ اس مسئلے پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولانا امیر زمان صاحب پیش فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل: چونکہ پرائیویٹ مبرڑے ہے رولز کے مطابق کوئی بھی مشریع آج پرائیویٹ ممبر ذبے پر قرار داد پیش نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرار داد ہر ایک کا حق ہے محترم تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب آپ پیش فرمائیں میر محمد عاصم کر دیکھو: اسپیکر صاحب آپ اس بھلی کو روول کے مطابق نہیں چلا رہے ہیں ابتداء ہم واک اوث کرتے ہیں۔ (میر محمد عاصم کر دواک آؤٹ کر گئے)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب پیش فرمائیں۔ (پرانی مویں جان واک آؤٹ کر گئے) (شور)۔ آپ سب کیوں اتنا زیادہ اسرار کرتے ہیں دوست کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا امیر زمان صاحب قرار داد نمبر ۲۸ پیش کریں۔

قرار داد نمبر ۲۸

مولانا امیر زمان سینئر مفسٹر: اس وقت صوبہ بلوچستان کو ملک کے دوسرے صوبوں سے ملنے کے لئے واحد ریلوے لائن درہ بولان سے ہو کر گزرتی ہے اگر خدا نخواست کسی بھی واقعہ سے اس واحد ریلوے لائن کو انسان پہنچتا تو صوبہ بلوچستان کا ریلوے پورے ملک سے متعلق ہو جائے گا۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ قدیمی ریلوے لائن زیر و آلات ایجاد

ستان دوبارہ ریلوے لائن بچانے کے لئے فوری اقدام کرے تاکہ صوبہ بلوچستان کو مقابلہ ریلوے لائن کی سہولت ملنے کے ساتھ ساتھ صوبے کے اندر ونی علاقوں کے زرعی اجتناس اور کونک وغیرہ کو دوسرے صوبوں سکن با آسانی پہنچانے کے لئے دروازے کھل جائیں گے جس سے صوبے کی معیشت اور عوام کی خوشحالی میں اضافہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ اس وقت صوبہ بلوچستان کو ملک کے دوسرے صوبوں سے ملنے کے لیے واحد ریلوے لائن درہ بولان سے ہو گرگز رہتی ہے اگر خدا نخواست کسی بھی واقعہ سے اس واحد ریلوے لائن کو نقصان پہنچا تو صوبہ بلوچستان کا ریلوے رابطہ پورے ملک سے متعلق ہو جائے گا۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے نفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ قدر یہی ریلوے لائن زیر و آلو تا بوسن دوبارہ ریلوے لائن بچانے کے لئے فوری اقدام کرے تاکہ صوبہ بلوچستان کو مقابلہ ریلوے لائن کی سہولت ملنے کے ساتھ ساتھ صوبے کے اندر ونی علاقوں کے زرعی اجتناس اور کونک وغیرہ کو دوسرے صوبوں سکن با آسانی پہنچانے کے لئے دروازے کھل جائیں گے جس سے صوبے کی معیشت اور عوام کی خوشحالی میں اضافہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر کوئی صاحب بولنا چاہے تو بول سکتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم تائید کرتے ہیں لیکن نام کا مسئلہ ہے اگر آپ مسئلے کو تو لینا چاہیں تو ہم بحث کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ورنہ ہم تمہل تائید کرتے ہیں۔ (باہم گفتگو) جناب اب نماز کا وقت بھی ہے اور دو تین قراردادیں ہیں ہم سب متفق ہیں پڑھ لیتے ہیں منظور بات ہم ہو جائیں گے متفق ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب یہ قراردادیں پاس کر لیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئم کا مسئلہ پڑ جائے جناب ڈپٹی اسپیکر: کیا قرارداد نمبر ۸ ممنظور ہے۔ قرارداد متفقہ طور پر ممنظور کی گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر محمد عاصم کرو صاحب قرارداد نمبر ۳۷ پیش کریں۔

قرارداد نمبر ۳۷

میر محمد عاصم کر دیگلو: اگرچہ ایک جانب بولان میڈیکل کالج کے بیک basic اساتذہ کی تخلوہ ہیں نہایت

قیلیں ہیں تو دوسری جانب ان اساتذہ کو پرائیوریٹ پر بیکش کرنے پر حکومت کی جانب سے پابندی ماندہ ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ برحد کی حکومت کے طرز پر بولان میڈیا یکل کالج کے بیک basic اساتذہ کو بھی تقریباً مبلغ = / 7000 روپیہ بطور خصوصی الاؤنس دیا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ اگرچہ ایک جانب بولان میڈیا یکل کالج کے بیک basic (اساتذہ کی تجویز ایں نہیں) قیلیں ہیں تو دوسری جانب ان اساتذہ کو پرائیوریٹ پر بیکش کرنے پر حکومت کی جانب سے پابندی عائد ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ برحد کی حکومت کے طرز پر بولان میڈیا یکل کالج کے بیک basic اساتذہ کو بھی تقریباً مبلغ = / 7000 روپیہ بطور خصوصی الاؤنس دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر تحریک بولنا چاہتا ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر منظر: جناب کس پر پابندی ہے کوئی ایک نام لے لے پہل کی حد تک لے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: ساروں پر پابندی ہے آپ نے اس سلسلے میں نوٹیفیکیشن کیا ہوا ہے۔ یا یہ جو نوٹیفیکیشن کیا ہوا ہے واپس لے لیں۔

مولانا امیر زمان سینئر منظر: نہیں ہے پابندی نہیں ہے میں گزارش کروں گا کہ کسی پر پابندی نہیں ہے حتیٰ کہ پہل کی حد تک۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب مولانا صاحب نوٹیفیکیشن کے ذریعے پابندی ہے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: جناب ایسا کرتے ہیں کہ اگر پابندی ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر منظر: جناب اگر پابندی ہے تو ہم اس قرارداد کو کاہینہ میں زیر غور لائیں گے۔ صحیح ہے اگر اس پر کوئی پابندی نہیں ہے تو پھر دیکھ لیں گے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اگر پابندی ہوئی تو آپ اس نوٹیفیکیشن کو واپس لے لیں گے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب میں ایک بات کرتا ہوں کہ اگر کوئی کاغذی طور پر پابندی ہوگی یہیں

عملی لحاظ سے کوئی پابندی نہیں ہے پہل سے لے کر تمام جوان کے مجھ پر ہیں یہ ذاکر ہیں سب پر یکشش کر رہے ہیں گیلو صاحب کو میں ادھر کیفی فریا میں بھی بنایا تھا ایسی پابندی ہے یہ ایسے کاغذ لے آتے ہیں خواجہ اودھم تمام کا غذگور نہیں آف بلوچستان کو پاس کرتے ہیں اور پھر یہ اعلان بے حیث ہوتا ہے کہتے ہیں کہ قراردادوں پر عمل نہیں ہوتا ہے قرارداد جو تم صاحب لا رہا ہے بہت موثر قرارداد ہے اس کی میں سمجھتے ہوں کہ ویڈیو ہوتی ہے ہر چیز چاہے کوئی نہیں گفت میں کاغذ پکڑا دیتا ہے ہم اسلی کا پارٹ بنایتے ہیں آگے حکومت کیلئے عمل درآمد ممکن نہیں ہوتا پھر یہ مجرم کہتے ہیں کہ اسلی کا وقار خراب ہو جاتا ہے ایک چیز کا انسان دیکھ کر کے تسلی کر کے۔ مجھے وہ ایک آدمی کا نام بتائے میں گزری میں بینھ کر اسکے کلینک تک اس کو پہنچا دوں چاہے پابندی ہے یا نہیں ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب یہ ایک اہم سلک ہے اور جعفر صاحب اس کو ہی نہ نالے ابھی غریب اساتذہ ان کو سات ہزار لاہو نس دے دیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ ان کو ہیک تنخواہ کتنا دیتے ہیں بتائیں تو سہی۔ ان کیلئے آپ نے اڑھائی تین ہزار مقرر کیا ہے اس سے ان کی ضروریات ہی پوری نہیں ہوتی ہیں۔ **مولانا امیر زمان سینئر منسٹر:** اس پر کوئی پابندی نہیں ہے ہم اس سلک کو کہتے ہیں لے لیں گے اگر واقعی کوئی پابندی تھی ہم اس کو زیر غور لا کیں گے پابندی اگر نہیں تھی تو معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ اس کو داپس لے لیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: مولانا صاحب آپ ایسے کہتے ہیں کہ پابندی نہیں ہے اسلی فلور پر ایسے کہتے ہیں اگر میں نے اسلی فلور پر یہ نوٹیفیکیشن دکھایا تو آپ اس اسلی فلور پر استغفاری دے دیں۔ آپ کو یہ حق نہیں ہے کہ پھر آپ یہاں رہیں۔ آپ ایک ذمہ دار سینئر منسٹر ہیں یا آپ کیسے کہہ دے ہیں کہ پابندی نہیں ہے۔ **مولانا امیر زمان سینئر منسٹر:** میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ جیسا کہ جعفر خان نے کہا کہ اگر واقعی کوئی ایسی کاغذی بات ہے ہم اس قرارداد کو کہتے کے اجلاس میں زیر غور لا کیں گے اگر کوئی اس میں پابندی نہیں ہے تو سب کے کلینک کھلے ہیں سب کو پڑتے ہے اگر کوئی پابندی تھی تو ہم اس کو کہتے ہیں بے شک زیر غور لا کیں گے اور اگر کوئی پابندی نہیں تھی تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے۔

میر محمد عاصم کر دیکیو۔ ہم اس پر بحث کرتے ہیں پھر رائے شماری کرائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہم رائے شماری کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: رائے شماری مجھے لئے پیش کرتے ہیں تو قرارداد خراب ہو جائے گی کہ کہنہ میں ہم زیر غور لا گئیں گے۔ اگر پابندی نہیں تھی تو اس پر پھر غور کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر وہ نہ کریں گے تو مسئلہ خراب ہو جائے گا۔

میر محمد عاصم کر دیکیو: اگر مولانا صاحب یقین دہانی کرتے ہیں ایسا نہیں ہے وہ سری یقین دہانیوں کی طرح۔ جیسے سولی گیس بند کرتے ہیں اور پھر کھولتے ہیں ایسا نہیں ہو۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: میں تمام ہاؤس کے سامنے آپ کو کہتا ہوں کہ اگر کوئی پابندی تھی تو ہم کہنہ میں زیر غور لا گئیں گے اگر پابندی نہیں تھی تو پھر یہ قرارداد ختم ہو گی۔

میر محمد عاصم کر دیکیو: تھیک ہے۔ شکریہ۔ میں زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تھیک ہے قرارداد پر زور نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترک قرارداد نمبر ۲۔ مجانب عبدالرحیم خان مندوصل اور سردار محمد اختر میں کل۔

عبدالرحیم خان مندوصل: قرارداد یہ ہے کہ باشندہ گاں سرہ غزگی روڑ۔ کچھ روڑ۔ لیہر کا لوٹی۔ کشمیر کا لوٹی۔ کرچن چند کا لوٹی۔ زیارت ناؤں۔ ناصر آباد۔ کلی ملا خیل اور زرخون آباد ضلع کوئن کے

باشندے سے تقریباً ہاؤس ہزار روپے سے زیادہ اراضی یا آبائی مالکان سے زرخید قانونی مالکان ہیں ملکی آئین اور بنیادی حقوق کے تحت ان ملکیتی حقوق کو مکمل تحفظ و حفاظت حاصل ہے۔ لیکن کوئی کنٹونمنٹ بورڈ لاگ

ایسا اور اسیش بیڈ کوارٹر کے فوجی اداروں کے کارندے مذکورہ مالکان کی اراضی و جائیداد پر مسلسل غیر قانونی (Tress pass) مداخلت بجا کر رہے ہیں اور طاقت کے غیر قانونی استعمال زور و وحش و حکمی کے

ذریعے مالکان اراضی کو اپنے استعمال کے حق سے روک رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء کو مذکورہ فوجی اداروں کے ہاتھا نے کلی ملا خیل محل خیکا بپرہ غزگی موضع سرہ غزگی پر درافی ضلع کوئن کو گیرے میں لیا اور تقریباً چالیس مکانات ایک نیوب دیل اور تیس درختوں کو بلڈوز کر کے عوام کے لاکھوں روپے کا نقصان کیا

اور ساتھ ہی صوبائی حکومت نے مذکورہ عوام کے جان و مال و جایدید کے آئینی حق کے دفاع اور مذکورہ فوجی ادارے نے غیر قانونی مداخلت کاروں (Tress passers) کو منع کرنے اور روکنے تک لیے کوئی موڑ قدمتاً حال نہیں اختیا رہا۔ لہذا ایسا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ضلع کوئے کے مذکورہ بالا دیہا توں اور کالوں نیوں کے باشدہ گان کے ملکیت کے آئینی حق کا تحفظ کرتے ہوئے ان کا ملکیتی اراضی و جایدید کے حق استعمال کو بینی بنائے اور اس کیلئے مذکورہ فوجی اداروں کے الکاروں کو مداخلت پیچا کرنے سے منع کرنے اور روکنے کیلئے فوری اقدامات کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ باشدہ گان کلی سرہ غزہ گنی روڈ لیبر کالوں کی شہر کا لوئی کر پھن کا لوئی زیارت ناؤں، ناصر آباد، کلی ملاخیل اور زرغون آباد ضلع کوئے کے باشدہ تقریباً دس ہزار ایکڑ سے زیادہ اراضی کے آبائی یا آبائی ماکان سے زرخیدہ قانونی ماکان ہیں اور ملکی آئین اور جمیادی حقوق کے تحت ان کے ملکیتی حقوق کو مکمل تحفظ و حفاظت حاصل ہے لیکن کوئے کٹوٹو نمنٹ بورڈ لاگ ایسا یا اور اسٹیشن ہیڈ کوارٹر کے فوجی اداروں کے کارندے مذکورہ ماکان کی ارضی و جایدید پر مسلسل غیر قانونی ٹریلیس پاس مداخلت پیچا کر رہے ہیں اور طاقت کے غیر قانونی استعمال زور و حکمی کے ذریعے مالاں اراضی کو اپنے استعمال کے قانونی حق روک رہے ہیں حتیٰ کہ 25 اپریل 1995ء کو مذکورہ فوجی اداروں کے الکاروں نے کلی ملاخیل محل خوشکابہ سرہ غزہ گنی پر درانی ضلع کوئے کیسے میں لیا اور تقریباً چالیس مکانات اور ایک نیوب ولی اور بیس درختوں کو بلڈوزر کر کے عوام کے لاکھوں روپے کا نقصان کیا اور ساتھ ہی صوبائی حکومت نے مذکورہ عوام کے جان و مال و جایدید کے آئینی حق کے دفاع اور مذکورہ فوجی اداروں کے غیر قانونی مداخلت کاروں (tress passers) کو منع کرنے اور روکنے کیلئے کوئی موڑ قدم نہیں اختیا رہا ایسا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ضلع کوئے کے مذکورہ بالا دیہا توں اور کالوں نیوں کے باشدہ گان کے ملکیت کے آئینی حق کا تحفظ کرتے ہوئے ان کے ملکیتی اراضی و جایدید کے حق استعمال کو بینی بنائے اور اسکے لیے مذکورہ فوجی اداروں کے الکاروں کو مداخلت پیچا کرنے سے منع کرنے سے اور روکنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ اپنے مشترکہ قرارداد پر کچھ

بولنا چاہیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب اپنیکر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی قرارداد مظکور ہے اگر وہ بات کرتے ہے تو ہم پھر ہم اس پر دوٹک کریں گے آپ بینجہ جائیں ہم منظور کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں منظور ہوں آپ کا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اپنیکر، گرمحک بول دے تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مختصر منظور ہو گیا اچھا منظور کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لہذا قرارداد مظکور ہوئی اب موعد تین میگی ۱۹۹۹ کے باضابطہ قرارشده مشترک تحریک انوانہرے منباب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین بادت بندش جو نیپر یونیورسٹی کوئی پر عالم بحث آگر آپ اس پر کچھ بولنا چاہیں گے تو پہلے محک بول سکتے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب مندوخیل صاحب ایک سینڈ جناب اپنیکر صاحب یہ میرے نیبل پر نہیں ہے چونکہ یہ ایجکوکیشن سے تعلق رکھتا ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب یہ پہلے سے باضابطہ شدہ ہے۔

سردار عبدالرحمان خان کیتھران: باضابطہ شدہ ہے لیکن اسکا کچھ نقش نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب تھوڑا سا عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب وضاحت کر لیتے ہیں۔

سردار عبدالحقیظ اولی point of order: جناب اپنیکر اگر میں اسکی تھوڑی سی وضاحت کر دوں لاءِ ذمہ پارٹیٹ کی طرف سے تو اچھی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ اپنی بات کو جاری رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جو نیپر یونیورسٹی جب بنائی گئی وہ ایک آرڈیننس کے تحت اور اس آرڈیننس کا نام ہے وہ بھی ختم ہو گیا جو کبھی اس یونیورسٹی کیلئے پہلے جناب والا یہ یونیورسٹی حقیقت میں ہونا نہیں چاہیے تھی کیونکہ اسی ہی روڈ پر کوئی آدمی آکے سوسائٹی بنایا اور وہ سوسائٹی اتنی بڑی یونیورسٹی بنائے

اور کس یونیورسٹی میں جناب والا مختلف فیلیپین کے مختلف درجوں کے ڈگریاں وہ دے دیں یہ اصولاً دیکھنا چاہیے کہ واقعی کوئی ادارہ ایسا ہے اور اس کا ایسا اپنے مظہر ہے کہ وہ واقعی تعلیم بھی دے سکتا ہے اس کے وسائل بھی جس اس کے اساتذہ بھی ہیں اور پھر وہ ان کو واقعی ڈگری دے سکتے ہیں لیکن یہاں ایک ایسی ہی ایک سوسائٹی ایک عام سوسائٹی ہے جس کا ذکر ہے۔ انہوں نے ایک سوسائٹی بنائی اور اس کا نام جونپر ایجکوکیشن سوسائٹی اس کو باقاعدہ ڈگریاں دینے کا اختیار آرڈننس کے ذریعے دینے کا اختیار دیا گیا یہ اصولی طور پر صحیح نہیں تھا اور ہوا بھی یہ کہ جب ان کو کام کرنے کا کہا گیا اور انہوں نے ایجکوکیشن دینا شروع کیا جناب انہوں نے لاکھوں روپے فیس کی شکل میں اسٹوڈنٹ سے لئے ان کے مختلف جوادا رے ہیں مثال کے طور پر ماہر آف برنس ایڈمنیسٹریشن۔ پنجل آف برنس ایڈمنیسٹریشن۔ اور پچھر آف ڈیپل سرجری۔ اس میں انہوں نے تعلیم دینا شروع کی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جوڑ ڈیپل سرجری ہے ان طلباء سے لاکھوں روپے لئے لیکن ان طلباء کو مختلف لیبارٹری میں یا جوان کا پریکٹیکل ہوتا ہے عملی کام ہوتا ہے کوئی پریکٹیکل کا آج تک ان کو موقعہ نہیں دیا گی اور پھر جب اس یونیورسٹی کا ریکارڈ دیکھتے ہیں جناب والا اس کا جو دیکھنے والے چانسلر جو تنظیم ہے مسز کمال۔ وہ باقاعدہ پہلے دونوں میں غالب ہوتا ہے اور بہاں یہ ہے کہ انہوں نے ایک معلومات یہ ہیں کہ وہ ایسے ہی چلے گئے کیونکہ انہوں نے کافی لاکھوں روپے عوام کے کیونکہ انہیں پہلے لینے سے کام تھا اپنا پیسہ وہ لے گئے اس کے بعد جناب والا اساتذہ کو تجوہ ایس نہیں ملیں جب اساتذہ کو تجوہ ایس نہیں ملیں تب تجہ کیا ہوا اساتذہ نے کام کرنا چھوڑ دیا ایسے حالات میں بعد میں یونیورسٹی گرانٹ کیشن نے خود رکی ایک اعلان نشر کیا وہ یہ تھا کہ بذریعہ اشتیواری تھا کہ غنی شعبے میں آج تک آغا خان یونیورسٹی، ہمدرد یونیورسٹی، اسحاق خان انسٹیوٹ آف سائنس ایڈمینیسٹری اور لاہور یونیورسٹی آف سائنس ان چار یونیورسٹیوں میں کسی اور کوڈ گری دینے کا حق اور اختیار نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا میں اس کا پس منظر پیان کر رہا تھا کہ جب جناب والا ایک یونیورسٹی کوڈ گری دینے کا اختیار نہیں ہے یونیورسٹی گرانٹ کیشن نے واضح کہہ دیا لیکن یہاں آکر یہ پکوں سے لاکھوں روپے لے رہے ہیں اور اس کے بعد ان کو اختیار نہیں ہے اور ان کے اساتذہ بھی نہیں ہے ان کے پریکٹیکل کرنے کیلئے کوئی چیز دیا ہی نہیں ہے اس کے باوجود یونیورسٹی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ حکومت سے

آپ سے ان لوگوں کو اجازت نہ دیں اور ان کی انکوائری کریں اور بچے جن کو فحصان ہوں بے مثال کے طور پر
ڈینسل سرجری والے دوسرے اداروں میں موقع دیا جائے کہ وہ لوگ ان کی تعلیم ضائع نہ ہو ان کا وقت ضائع
نہ ہو ان کا پیسہ ضائع نہ ہو ان کو وہاں مختلف تعلیمی اداروں میں کھپایا جائے ان کیلئے وہاں انتظام کیا جائے۔
ڈینسل سرجری کے دوسرے جو ہیں ان کی گارنی اور ضمانت ہو۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبد الحفیظ لونی۔

سردار عبد الحفیظ لونی (وزیر): جناب میں اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں کہ اس کے آڑ دینس کی
معادنیں مہینے ہے اور ڈپارٹمنٹ کو کوئی جواب نہیں دیا اس کے بعد تیرہ نومبر 1997 کو داخلہ کے سلسلے میں
اشتہار دیا تو لاہور ڈپارٹمنٹ نے انہائیں نومبر تا نومبر کو لیز کھا کر آڑ دینس کی معیاد ختم ہو چکی ہے یہ غیر
قانونی کام کر رہے ہیں پھر اب یوں کیش ڈپارٹمنٹ لاء ڈپارٹمنٹ کا پروادہ نہ کرتے ہوئے پھر بھی اسکو این اوسی
جاری کر دیا اور اس وقت مغلقتہ لیز کے تحت 4.5.98 کو دوبارہ پوچھا گیا کہ آپ نے یونپر یونیورسٹی
کے خلاف کیا کارروائی کی ہے تا حال کوئی انہوں نے جواب نہیں دیا لہذا اہم اس ایوان میں یہی کہنا چاہتے
ہیں کہ بحیثیت لاء خضر جو ڈپارٹمنٹ ہے وہ سارے لاء کے خلاف جا رہے ہیں اور کوئی بھی قانون کے تحت
ڈپارٹمنٹ کام نہیں کر رہا ہے لہذا حکومت لاء ڈپارٹمنٹ ختم کر دے ہاں اگر لاء کے جو قانون کے تحت کام
کرتے ہیں اور لاء ڈپارٹمنٹ کے تحت اس کے مشورے کے تحت کام کرتے رہیں۔

عبد الرحیم خان مندر خیل: جناب وزیر صاحب نے جن لیز کا خواہ دیا ہے ہماری روکیسٹ ہے
کہ ان لیز کو کارروائی کا حصہ بنایا جائے تاکہ جب ایک یونیورسٹی غیر قانونی کام کر رہی ہے اور ہمارے
لوگوں کو فحصان پہنچا رہی ہے۔

سردار عبد الرحمن کھیڑان وزیر تعلیم پر امری: جناب میری ایک عرض ہے یہ یونیورسٹی¹
ایک آڑ دینس کے تحت قائم کی گئی۔ یہ لوار الائی روڈ پر ہے بڑی شاندار بلڈنگ میں۔ یہ سے اس کے
اشتہارات دے گئے اور اس کو آڑ دینس کے تحت قائم کیا گیا، ہم سمجھتے ہیں شروع سے یہ غیر قانونی ہے طریقہ
کاریہ ہوتا ہے کہ جب کوئی یونیورسٹی قائم کی جاتی ہے اس کا چانسلر وائیس چانسلر ہوتا ہے اس کالاء سے ویٹ

سیا جاتا ہے اور اس کے بعد این اوی جاری کی جاتی ہے لیکن اس وقت کیا حالات تھے کہ اس کو تم میں کے لئے اس کا ردہ نہیں کے ذریعے قائم کیا گیا اور اس کے بعد یہ یونیورسٹی چل پڑی حالانکہ اس کی ہی سک چیزیں جو ہونی چاہئے تھیں وہ ایک ہی نہیں تھیں۔ تو یہ سلسہ چلتا رہا۔ ذیپارٹمنٹ نے ایجوکیشن کو لکھا اور میری معلومات کے مطابق ایجوکیشن نے آج تک کوئی این اوی جاری نہیں کیا ہے کیونکہ انہوں نے لیٹر لکھے کیونکہ جو یونیورسٹی کی ضروریات ہوتی ہیں کہا گیا کہ پہلے آپ وہ پوری کریں اس کے بعد ہم این اوی جاری کریں گے لیکن بعد میں اس کے کیا عوامل تھے کہ یہ یونیورسٹی چلتی رہی لیکن پچھلے دنوں آپ کے علم میں اور ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ بی ڈی ایس کے لئے۔ جن کیلئے طریقہ کار ہوتا ہے کہ جہاں میڈیکل کالا سزا ہوتی ہیں اس کیلئے لازمی ہے کہ وہ کسی ہسپتال سے فریک ہو تو جب انہوں نے یہ کلاس شروع کی اور لاکھوں روپے اس کیلئے وصول کئے اس کا سائز کمال چیز ہے یہ یونیورسٹی قائم کرتے ہیں اس کے بعد کراچی چلے گئے اور غائب ہو گئے قلات کے دورے پر تھا تو ہماں مذاہید مشاعرہ پیش کیا گیا جس کا ایک مصروف تھا کہ ۔۔۔ سائن میں پر گنگن مرچمن قصور انگریز کا۔ ایک آدمی فراہد کرتا ہے اور ساری چیز تھوپتے ہیں کہ حکومت ناکام ہو گئی ہے اور یونیورسٹی قائم کی کراچی میں قائم کی اس کا بنس تھا اب وہ کہتے ہیں کہ اس کی سائز ہے جب میں پچھلے دنوں کراچی جا رہا تھا تو اس کی سائز جہاں میں فٹ رو میں جہاں پر اسٹم فشر گورنر اور وی آئی پی میں بیٹھتے ہیں بے شائل میں بیٹھی ہوئی تھی اور پتہ نہیں کیا کیا شائل دکھاری تھی اچھی شائل تھی وہ آتی ہے وصولیاں کر کے چلی جاتی ہے یہ فراہد تھا۔ تو عرض ہے کہ اس کو کوئی این اوی نہیں جاری کی گئی اب جب لڑکے روڑ پر آئے ہمارے پاس آئے گورنمنٹ کے پاس آئے تو پہنچلا کردہ کسی ہسپتال سے فریک نہیں تھا جس پر ہمارے موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ کیا کہ ڈسینسل کالج لاہور سے رابطہ کیا کہ ان لڑکوں کو کھپایا جائے اور جو لڑکے ذریعہ ذریعہ لاکھ روپے ادا لر چکے ہیں وہ ہم ان سے کسی طرح وصول کریں۔ لیکن اب انہوں نے ایک چکر چلایا ہے۔

سردار عبدالحقیظ لونی وزیر یہ ایجوکیشن ذیپارٹمنٹ ادا کرے گا کیونکہ اس نے غیر قانونی کام کیا ہوا ہے۔ عوام سے کیوں وصول کیا جا رہا ہے۔

سہردار عبدالرحمان گھیٹر ان وزیر تعلیم پر اگری: اب انہوں نے ایک اور چکر چلانے کی کوشش کی کہ پرمن یونیورسٹی بوقام ہے اس میں جو یونیورسٹی کو ان میں ختم کر رہا ہے اس کی بھی ہمارے پاس اب کوئی رجسٹریشن نہیں ہے ہم نے ایجوکیشن نے لاءڈ پارٹنٹ نے اس کو دیت کیا ہے اب ایک نیا چکر چل رہا ہے کہ اس کو کونورٹ کیا جا رہا ہے پرمن ایجوکیشن یونیورسٹی میں یہ اہم مسئلہ ہے لذکوں کو لوٹا گیا ہے ان سے لاکھوں روپے بخوبی اور سارے لے گئے اب جو طلباء ہیں ان کے والدین ہیں وہ کیا کریں گے یہ حکومت کا فرض ہے اس لئے ہم نے ابھی تک پرمن یونیورسٹی کو کوئی این اوسی جاری نہیں رکھی ہے اس کے جو یونیورسٹی غیر قانونی تھی اور جو یونیورسٹی کے لوازمات ہیں جیسا کہ ہمدرد یونیورسٹی ہے یا غلام اسحاق خان انسٹی یوٹ آف سائنسز ایڈنڈ میکنالوجی ہے یا لاہور یونیورسٹی آف سائنسز ہے اس طریقے سے اگر اپنے لوازمات پورے کرتے ہیں میڈیکل کے حوالے سے وہ کسی ہسپتال سے مسلک ہوتے ہیں جا سے وہ بی ڈی ایس کرائیں یا ایم بی بی ایس کروائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہمیں تو خوشی ہو گی کہ پرائیویٹ ادارے آئیں اور ہمارے لوگوں کو روزگار فراہم کریں یا جس طریقے سے ایم بی بے بی اے یا ایم پی اے جو اس کی رکواہرمت پوری کرتے ہیں تو ہم انکو ویکم کرتے ہیں کہ وہ آئیں جو چانسلر ہے وائیس چانسلر اساف میڈیکل ہسپتال اور لیہاری کی جو ضروریات ہوتی ہیں وہ پوری گریں ہم ان کو این اوسی جاری گردیں گے آج تک جو یونیورسٹی کو کوئی این اوسی جاری نہیں کی ہے اور نہیں ہم پرمن یونیورسٹی کو این اوسی جاری کریں گے میرا خیال ہے اتنی وضاحت کافی ہے۔ اور ڈیپلیٹ ایم بی بے وغیرہ کی ہم کوشش کرتے ہیں چونکہ آئی بی انسٹی ٹیوب ہے یا لاہور کا مرکز کا لمحہ ہے تو ہم کوشش کریں گے ہم سونی صدگاری نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ یہ دوسرے صوبوں کا مسئلہ ہے ہمارے پاس یونیورسٹی میں ایم بی بے کی کلاسز ہیں ہم اس سال ایم پی اے ایم بی بے کی اس سال شروع کر رہے ہیں تو ہم کوشش کریں گے کہ کچھ لذکوں کو ایڈ جست کریں کچھ لذکوں کو باہر کے کا مجرم میں لیکن جہاں تک بی ڈی ایس کا سوال ہے اس میں تو سی ایم صاحب نے واضح آڑو رجاری کر دیے ہیں اور کوئی سخت کی ہے حکومت پنجاب سے کہ ہمارے ساتھ یہ ثابتی ہوتی ہے اور یہ لڑکے ان کے دو دو، ڈھائی سال پہاں تعلیم مالی کی ہے جب اب پریکٹیکل کا وقت آیا تو ان کے پاس

بپتال بھی نہیں ہے مہربانی کر کے ان کو اپنے ڈینٹل کالج میں ایڈ جسٹ کر دیں اس کے متعلق میری معلومات کے مطابق ہم کوئی دس پندرہ لے لیتے ہیں لیکن سات آٹھ لازکوں کا مسئلہ ہے وہ انشا اللہ حل کر دیں گے۔

عبد الرحمن خان مند و خلیل: جناب آنندہ کے لئے آپ یونیورسٹی گرانت کمپنی کے علاوہ کسی اور کو اجازت نہ دیں باقاعدہ ایک رکی ادارہ ہے اس کی اجازت کے بغیر آپ مہربانی کر دیں آپ یونیورسٹی ایسے نہ ہوں گے۔

سردار عبدالحفیظ لوئی (وزیر): جناب پاکست آف آرڈر سعید احمد بائی کو فناں کمپنی کا مہربانی کے آرڈر ہوئے ہیں لیکن ہم نے ان کا یہاں انتخاب کر کے بھیج دیا اس کو ہم کبھی accept نہیں کر دیں گے اس کے لئے ہم نامی نیشن کے فارم اس کیلئے پر کئے ہوئے ہیں۔ اس کی نامی نیشن کی آرڈرنیبل پر رکھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ کس نے کے اسپیکر صاحب سے بات کر دیں گے۔

مولانا امیر زمان سینئر منستر: اس کو بعد میں بھیجا کر باہمی مشورے سے لائیں گے اور اسملی سے پاس کروادیں گے۔ یونیورسٹیوں کو این ادی اور ایم بی اے اور کمپیوٹر سائنس کے متعلق ہمارے ساتھی نے وضاحت کر دی ہے انشا اللہ اس سال یونیورسٹی میں شروع کروادی ہے یہیں جناب اسپیکر واضح بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کا جواہر 1996 ہے اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ جب تک بلوچستان یونیورسٹی سے کوئی اجازت نہ لے وہ بلوچستان کے حدود میں کوئی یونیورسٹی یا کالج قائم نہیں کر سکتا وہرے یونیورسٹی پر سُن ہے ہم اس کو اجازت نہیں دیں گے تو لمہد 1996 کے آرڈنیشن کے خلاف ہے جب قانون کے خلاف ہے تو ہم بالکل اس سے اتفاق نہیں کرتے ہیں کہ یہ بالکل غیر قانونی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ اب سکریٹری اسملی گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر نائے۔

سکریٹری اسملی:

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of

Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.I, Miangul Aurangzaib, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Thursday the 1st July .1999,after the session is over.

Sd/-

(MIANGUL AURANGZAIB)

Governor Balochistan.

جناب ڈپٹی اسپیکر: اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔
(اجلاس کی کارروائی دونج کر دس منٹ پر غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گئی۔)